سچے بچوں کی سچی کہانیاں

جنّاتی کنواں

www.KitaboSunnat.com

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

مائل خیر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جناتی کنواں

مائل خیر آبادی

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7361428, 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ

DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

جناتی کنواں

اعداد .... ناز نیر آبادی

اشاعتِ اول .... اپریل 2012ء

قیمت ....

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

• لاہور۔ دارالاندلس۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دارالھدیٰ 7639557۔ الفریقہ کیسٹ لائبریری 6365526۔

• راولپنڈی۔ تجلیات علمیہ کشمیری بازار۔ 5535168۔ • اسلام آباد۔ المسعود اسلامک بکس 2261356۔ • فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204۔ • کراچی۔ مکتبہ نور حرم 4966724۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7767137، مکتبہ دارالقرآن، 021-2211888 علمی کتب خانہ اردو بازار۔

• پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ • حیدر آباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دلچسپ کہانیاں

- امرود بادشاہ 5
- قربانی 9
- فقیر یا فرشتہ؟ 13
- ایک فرشتہ ایک انسان 20
- میٹھی روٹیاں اور میٹھے چاول 28
- جناتی کنواں 31
- انار باغ 34
- گڑیا بازار 36
- انوکھا مقدمہ 38
- طفلستان 42
- بچوں کی تعلیم 46
- طفلستان کی سیر 51
- تعلیم وتربیت 60
- بچوں کی حکومت 66

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

جناتی کنواں

پیارے بچو! ...... ہم نے اعلان کیا تھا کہ ہر ماہ آپ کے لیے ایک نئی دلچسپ کہانی پیش کریں گے۔ ہم کوشش کے باوجود اس کو مسلسل جاری نہ رکھ سکے۔ یقیناً آپ شدت سے انتظار کر رہے ہوں گے..... ہم اسی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے مشہور ادیب اور بچوں نہیں بلکہ ننھے بچوں کے بھی ہردلعزیز ادیب جناب مائل خیر آبادی کی تربیتی قرآنی، اسلامی و اصلاحی و تاریخی کہانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ہر کہانی آپ کو خوب مزا بھی دے گی اور کامیاب زندگی گزارنے کے ''گر'' بھی سکھائے گی۔ امید ہے ہم اس سلسلہ کو جاری و ساری رکھ سکیں گے اور آپ اس سلسلہ کو ضرور پسند کریں گے۔ ان شاء اللہ اور اگلی کہانی کے انتظار میں بیٹھ جائیں گے۔ اب میں اپنی سچی بات ختم کرتا ہوں اور آپ کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں پہلے کہانی پڑھیں، پھر کچھ اور کریں۔ پہلی ہی کہانی بہت دلچسپ ہے، نام ہے اس کا ''امرود بادشاہ'' پڑھیں اور پڑھتے چلے جائیں۔

والسلام، آپ کا بھائی

المکتبة الرحمانیة
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۱ مارچ ۲۰۱۲ء لاہور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امرود بادشاہ

''ہاں بھئی آج کون سی کہانی ہو گی؟ امی جان نے آتے ہی ہم سب سے پوچھا اور اکبر شاید سوچے ہوئے بیٹھا تھا، بولا آج میں وہ کہانی سناؤں گا جس میں ہے کہ ایک شخص نے سورج کو نگل لیا تھا۔''

''ہش، ایسی جھوٹی کہانی'' امی جان سے کہا: ''راشد بولا اچھا تو ملتا نہ ڈاکو کی کہانی سناؤں؟'' ساتھ ہی فاطمہ باجی بیٹھی تھیں کہنے لگیں: ''نہیں الہ دین کا چراغ والی''...... اور پھر سب اپنی اپنی پسند کی کہانی کا نام لینے لگے۔ سعیدہ بی ابھی تک چپ تھیں وہ اٹھیں اور بولیں: ''امی جان امرود بادشاہ کی کہانی سناؤ۔''

امرود بادشاہ کا نام ہم نے پہلی مرتبہ سنا تھا۔ سعیدہ سے پوچھا گیا: ''بھئی، یہ امرود بادشاہ کون تھا؟'' امی جان نے سعیدہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اچھا. آج سعیدہ بی کہانی سنائیں گی۔ اجازت پا کر سعیدہ بی امرود بادشاہ کی کہانی اس طرح سنانے لگیں:

دیکھیے نا امی جان وہ ایک بادشاہ تھا نا، چار پانچ ہزار برس پہلے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جی ہاں، چار پانچ ہزار برس پہلے، اس زمانے میں اس کی ٹکر کا کوئی بادشاہ نہ تھا۔ لاؤ لشکر فوج، سپاہی اور پیادے سب اس کے پاس تھے، لوگ اس سے ڈرتے تھے، وہ بادشاہ بڑا متکبر تھا۔ جی ہاں، ایسا متکبر امی جان کہ بس کیا کہوں۔ توبہ توبہ وہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا۔ جی ہاں خدا......"

سعیدہ بی ذرا سانس لینے کے لیے رکیں تو ہم نے پوچھا کہ کیا اسی کا نام امرود بادشاہ تھا؟......

"ارے ہاں، میں اس کا نام تو بتانا بھول ہی گئی۔ جی ہاں، اسی کا نام "امرود بادشاہ" تھا۔"

"کیا وہ امرود کھاتا تھا؟" ہم سب نے پھر پوچھا۔

"نہیں، یہ اس کا نام ہی تھا۔"

"اچھا تو پھر کیا ہوا؟"

"پھر یہ ہوا کہ ڈر کے مارے لوگوں نے اسے خدا مان لیا۔ اللہ میاں کے ایک بہت بڑے نبی اس زمانے میں موجود تھے، کیا نام تھا ان کا؟" سعیدہ بی سوچنے لگیں اور پھر خود ہی پوچھنے لگیں کہ امی جان اسمٰعیل بھائی کے ابا جان کا نام کیا ہے؟

"ابراہیم۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"جی ہاں۔ جی ہاں۔ ان کا نام تھا ابراہیم، حضرت ابراہیم امی جان نے ٹھیک سے نام لیا۔"

تو ابراہیم علیہ السلام نے امرود بادشاہ کو خدا ماننے سے انکار کر دیا۔ جب اللہ کے نبی نے اس کو خدا نہ مانا تو وہ بہت خفا ہوا اور اپنے دربار میں طلب کیا۔ سپاہی ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر لے گئے۔ توبہ توبہ اس کا تکبر تو دیکھیے وہ اللہ کے نبی سے جھگڑنے لگا اور پوچھا کہ

"تمھارا خدا کیا کرتا ہے؟"

"میرا خدا مارتا اور زندہ کرتا ہے۔" ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا۔

امرود بادشاہ نے کہا: "یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں اور یہ کہہ کر امرود بادشاہ نے جیل سے دو قیدی بلائے، ایک کو قتل کر دیا، دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا: دیکھو، ہے نا میرے بس میں موت اور زندگی جسے چاہوں مار ڈالوں اور جسے چاہوں زندہ رکھوں۔"

ابراہیم علیہ السلام نے یہ سنا تو بولے: میرا رب تو مشرق سے سورج نکالتا ہے اور مغرب میں لے جاتا ہے، اگر تو خدا ہے تو مغرب سے سورج نکال اور مشرق کی طرف لے جا۔

جب یہ سنا تو امرود بادشاہ بھوت بن کر رہ گیا۔

"بھوت!" ہم سب ہنسنے لگے۔ "بھوت کیسے بن گیا؟"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب سعیدہ بی بھی خاموش ہوگئیں وہ جواب نہ دے سکیں تو امی جان نے کہا کہ بھئی سعیدہ نے کہانی سچی اور مزے دار سنائی مگر ان کو بادشاہ کا نام یاد نہ رہا۔ دراصل وہ بادشاہ ''نمرود'' تھا۔

''جی ہاں، جی ہاں۔'' سعیدہ بی بولیں ''جی ہاں نمرود بادشاہ۔'' اس کا نام نمرود بادشاہ ہی تو تھا۔

''اور سنو! سعیدہ بی؟ تم نے جو کہا کہ وہ بھوت بن کر رہ گیا۔'' تو وہ لفظ بھوت نہیں ہے تم نے جس سے یہ کہانی سنی اس نے کہا ہوگا کہ نمرود بادشاہ مبہوت ہو کر رہ گیا اور تم مبہوت کو بھوت سمجھیں۔

''امی جان مبہوت کے معنی کیا ہے۔'' ہم سب نے پوچھا۔

''مبہوت کے معنی ہیں ہکا بکا ہو کر رہ جانا، اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا وہ کوئی جواب نہ دے سکا، اس کی سمجھ بے کار سی ہو گئی۔ سمجھے سب!؟ ''جی ہاں، سمجھے ہم۔ سعیدہ بی نے کہانی تو پرانی سنائی لیکن واہ ری ان کی بھول مزہ دے گئی، ان کی بھول اہا کیا مزے دار ہے، امرود بادشاہ کی کہانی واہ واہ!

سعیدہ بی خوش ہو رہی تھیں اس کے بعد ہم جا جا کر اپنے اپنے بستروں میں گھس گئے۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قربانی

ماں۔ بیٹے سعید! کہاں چلے گئے تھے تم بڑی دیر سے آئے ہو؟

سعید: امی جان! میں بکرا لینے گیا تھا۔

ماں: بکرا کیسا؟

سعید: قربانی کا۔

ماں: قربانی کا کیا مطلب؟

سعید: امی جان نماز کے بعد ابو جان نے بتایا تھا کہ اب قربانی ہو گی۔

ماں: وہ تو ہوتی ہی ہے۔

سعید: میں نے سوچا میں بھی کیا کروں۔

ماں: تو کیا تم بکرا خریدنے گئے تھے؟

سعید: جی۔

ماں: تمھارے پاس اتنی رقم کہاں سے آئی؟

سعید: پیسے تو تھے میرے پاس۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماں: کتنے پیسے تھے؟

سعید: بیس۔

ماں: بیس پیسے کا بکرا لینے گئے تھے؟

سعید: جی امی جان!

ماں: تو پھر ملا بکرا؟

سعید: نہیں ملا امی جان۔

ماں: اور تم گئے کہاں تھے خریدنے؟

سعید: امی جان دیکھیے تو وہ جو چوراہہ ہے نا، ادھر سے ادھر جاؤ، پھر ادھر سے مڑ جاؤ، پھر نیم کا پیڑ ہے نا آگے نل لگا ہے، نل کے پاس بہت سی بکریاں بک رہی ہیں۔

ماں: تو پھر تم نے بکرا خریدا کیوں نہیں؟

سعید: میں نے اس سے کہا وہ جو ہے نا بکریاں بیچنے والا یہ بیس پیسے لے لو اور ایک بکرا دے دو۔

ماں: اس نے کیا جواب دیا؟

سعید: امی جان اس نے مجھے ڈانٹ دیا، چلو بھاگو یہاں سے اس نے بتایا کہ ایک بکرا سو روپے سے زیادہ کا ہے۔

ماں: پھر تم نے کیا کیا؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سعید: میں نے اس سے کہا: بیس پیسے میں بچہ ہی دے دو۔

ماں: بچہ لے کر تم کیا کرتے؟

سعید: کیا بچے کی قربانی نہیں ہوتی؟

ماں: بچے کی قربانی نہیں ہوتی۔

سعید: اچھا...... اسی لیے اس نے نہیں دیا۔

ماں: نہیں دیا تو پھر تم نے کیا کیا؟

سعید: پھر میں وہاں سے چلا آیا۔

ماں: اور پھر قربانی کی تم نے؟

سعید: پھر میں قربانی کس کی کرتا امی؟

ماں: وہ بیس پیسے کہاں گئے؟

سعید: امی جان دیکھیے تو میں وہاں سے چلا آ رہا تھا کہ راستے میں رمضانی ملا، رمضانی وہ جو ہے ناشبراتی کا پوتا وہ مکتب میں قاعدہ پڑھتا ہے راستے میں کھڑا رو رہا تھا۔

ماں: آخر کیوں وہ رو رہا تھا؟

سعید: اس کی امی نے اسے پیسے دیے تھے کہ وہ نمک لے آئے، اس سے پیسے کہیں گر گئے تھے تو وہ ڈر کے مارے رو رہا تھا اگر نمک لے کر نہ جائے گا تو پٹائی ہوگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماں: پھر کیا ہوا؟

سعید: امی جان آپ غصے تو نہیں ہوں گی؟ سچ سچ بتاؤں۔

ماں: ہاں بتاؤ۔

سعید: امی جان، میں نے اپنے بیس پیسے اسے دے دیے اور گھر چلا آیا۔

ماں: شاباش بیٹے! ماشاء اللہ جزاک اللہ، تم نے بہت بڑی قربانی کی ہے بیٹے۔

سعید: میں نے قربانی کیسے کی، بکرا مجھے کہاں ملا!!؟

ماں: بیٹے تم نے اپنا من مار کے دوسرے کو پیسے دے دیے یہی تو سب سے بڑی قربانی ہے۔

سعید: اچھا امی تو مجھے ثواب ملے گا؟

ماں: ضرور ملے گا ثواب، اللہ تجھے اس سے زیادہ قربانی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سعید: ارے واہ اللہ میاں! کتنے اچھے ہیں آپ، ذرا ذرا بات پر اتنا ثواب دیتے ہیں۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فقیر یا فرشتہ؟

ہم سب نے مغرب کی نماز پڑھ لی احمد اب بھی نہیں آیا، پھر کھانا بھی کھا لیا لیکن احمد اب بھی نہیں آیا اب تو امی جان سوچ میں پڑ گئیں ہم سب بھی اس کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ ہمیں کہانی سننے میں دیر ہو رہی تھی۔ اور بھئی بات یہ ہے کہ احمد نہیں ہوتا تو ہمیں کہانی سننے میں کچھ زیادہ مزہ بھی نہ آتا۔ وہ بیچ بیچ میں ایسی کوڑی لاتا کہ واہ جی واہ۔

احمد کے انتظار میں آدھا گھنٹہ بیت گیا جب وہ آدھے گھنٹے کے بعد آیا تو اس سے پہلے کہ امی جان اس سے پوچھتیں کہ اتنی دیر کہاں لگائی وہ خود ہی کہنے لگا:

"امی جان! وہ جو کل آپ نے کہانی سنائی تھی نا وہی جو پیارے نبی نے پیارے صحابہ کو سنائی تھی۔"

"ہاں، ہاں وہ جو فرشتہ ایک اندھے گنجے اور کوڑھی کے پاس آیا تھا۔ وہی تو!" امی جان نے کہا:

"جی ہاں، امی جان...... احمد کہنے لگا تو وہ بالکل ٹھیک ہے ضرور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیا ہوگا۔"

"تو کیا کل یقین نہیں آیا تھا۔" احمد سے پوچھا گیا اس نے بتایا:

"پیارے رسول کی بات پر یقین کیوں نہ آتا لیکن آج تو بالکل میں دیکھ آیا۔"

"ارے واہ!" ہم سب کی زبان سے نکلا اور پھر سب نے پوچھا کہ ارے بھئی، کیا دیکھ آئے، بیان تو کرو۔ احمد بیان کرنے لگا:

"امی جان دیکھیے تو آپ دیکھ تو رہی ہیں سنیے تو......"

"ہی ہی ہی ہی" ہم سب ہنسنے لگے بس یہی مزہ آتا ہے احمد کی بات میں، اسی طرح تو ہنساتا ہے وہ کہے جا رہا تھا۔

"امی جان! آپ نے مجھے فیکٹری سے کپڑے لانے کے لیے بھیجا تو وہاں مجھے دیر ہو گئی کیونکہ کپڑے تیار نہیں تھے اور اتنے میں مغرب کی اذان ہونے لگی تو میں جامع مسجد چلا گیا، نماز پڑھ کر نکلا تو جو ہیں نا معین الدین میاں"

"کون سے معین الدین میاں وہ جو فوج میں کیپٹن تھے؟"

"جی ہاں، امی جان! اپنے خوب صورت سے ٹھیلے پر چورن کی شیشاں سجائے ہوئے کھڑے تھے اور اپنی آپ بیتی سنا رہے تھے۔

"آپ بیتی" ہم سب چونکے۔ آہا کہانی...... احمد میاں جلدی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سناؤ بھئی، ہم سب کہنے لگے، احمد نے کہنا شروع کیا۔

''تو معین الدین میاں اپنی یہ آپ بیتی سنا رہے تھے کہ وہ کیپٹن سے چورن والے کیسے بنے؟''

''ہاں، تو کیسے بنے؟'' امی جان نے پوچھا۔

''امی جان وہ کہہ رہے تھے کہ جب وہ کیپٹن کے ساتھ سرحد کی لڑائی میں گئے تو وہاں انھوں نے ایک اور شادی کر لی۔'' احمد یہ کہہ کر امی جان سے پوچھنے لگا کہ حکومت لوگوں کو دو شادیاں کیوں نہیں کرنے دیتی۔

امی جان نے بتایا کہ سب لوگوں کو تو نہیں جو سرکاری ملازم ہوتے ہیں ان کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتی، اگر کوئی ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کرے تو اسے برطرف کر دیا جاتا ہے۔

برطرف؟ کیا معنی امی! عائشہ بی نے پوچھا تو امی جان نے بتایا کہ ملازمت سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

''اچھا تو سنیے امی جان'' احمد پھر کہنے لگا۔ ''معین الدین میاں کو نوکری سے ہٹا دیا گیا وہ یہاں، یعنی اپنے گھر چلے آئے مال دار گھرانے کے تھے، باپ نے بہت پیسہ چھوڑا تھا، سرحدی بیوی کو یہیں لا کر رکھا۔''

''اور پہلی بیوی نے کچھ نہیں کہا؟'' امینہ باجی نے سوال کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"باجی سنیے تو معین الدین میاں کہہ رہے تھے کہ پہلے تو پہلی بیوی کو برا لگا لیکن اب تو دونوں بڑی محبت سے رہ رہی ہیں۔ بیچ میں نہ بولو ورنہ میں بھول جاؤں گا، اچھا ہاں، تو اب معین الدین میاں باپ کی جائیداد بیچ بیچ کر کھانے لگے، یار دوست گھیرے رہتے خوب گل چھرے اڑاتے، یعنی مزے کرتے، کبھی یاروں کی ٹولی دلی کی سیر کو جا رہی ہے، کبھی پکنک کو جا رہے ہیں، کبھی کہیں تو کبھی کہیں۔

ایک بار وہ اجمیر گئے۔ اجمیر میں ایک دن ایک فقیر کو دیکھا وہ سڑک کے کنارے کھڑا تھا۔ اس فقیر نے ان کو دیکھا تو ہنسا، ہی ہی ہی ہی باپ کی دولت اڑانے آ گئے۔

معین الدین میاں کہہ رہے تھے کہ نہ میں نے اسے پہلے کبھی دیکھا اور نہ وہ مجھے جانتا تھا نہ جانے کیسے میرا حال جان گیا۔

تو معین الدین میاں بہت گھبرائے انھوں نے جیب سے ایک چونی نکالی اور اس فقیر کو دینے لگے، فقیر بولا: "اپنی کمائی سے دے۔"

یہ سمجھے زیادہ لینا چاہتا ہے تو ایک روپیہ دینے لگے، اس نے پھر کہا: "اپنی کمائی سے دے۔" یعنی اس نے روپیہ نہیں لیا۔

معین الدین میاں وہاں سے چلے گئے۔ دوسرے دن کہیں جا رہے تھے کہ ایک طرف سے "ہی ہی ہی ہی" کی آواز آئی دیکھا تو وہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فقیر کہہ رہا تھا: ''باپ کی دولت اڑانے چلے آئے، خود کماتے تو پتا چلتا۔'' یہ کہہ کر ہنستا ہوا ایک طرف چلا گیا۔

تیسرے دن پھر اسی طرح ملا اور اس نے اسی طرح ہنسی اڑائی، اب تو معین الدین ایسے گھبرائے کہ وہاں سے بھاگنے کی سوچنے لگے۔ جب چوتھے دن اجمیر سے چلے تو راستے میں وہی فقیر پھر ملا، اس وقت وہ کاغذ کا ایک پرزہ لیے کھڑا تھا، اس نے وہ ٹکڑا ان کی طرف بڑھا دیا معین الدین میاں نے اسے لے لیا اور رکشے والے سے کہا: چلو بھئی جلدی سے یہاں سے نکلو۔

اسٹیشن پہنچے، ٹکٹ لیا اور ریل پر بیٹھے ذرا اطمینان ہوا تو جیب سے فقیر کا دیا ہوا کاغذ کا ٹکڑا نکالا اور اسے پڑھا تو اس میں چورن کا نسخہ لکھا ہوا تھا۔ انھوں نے ہنس کر پھر جیب میں رکھ لیا، گھر آئے تو یہاں پھر دوستوں نے گھیر لیا، اب سوچے تو وہ کہہ رہے تھے دو بیویوں کا خرچ، یار دوستوں کا ساتھ، گھر میں چاہے قارون کا خزانہ ہوتا وہ بھی ختم ہو جاتا۔ بڑی بیوی نے ایک دن کہا کہ ایسے کیسے بسر ہو گی کچھ کرو۔

معین الدین میاں نے کبھی کچھ کیا نہیں تھا، کرتے کیا اب سنیے! انھی دنوں بمبئی جانا ہوا تو اپنے دوست کے گھر جا کر ٹھہرے، اس دن دوست کی لڑکی کے پیٹ میں درد ہوا اور ان کے دوست بے چارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہت پریشان تھے حکیموں، ڈاکٹروں، ویدوں کا علاج ہو رہا تھا، بہت روپیہ اٹھ چکا تھا مگر درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا اور بچی تڑپ رہی تھی۔

بچی اور پھر دوست کی، معین الدین میاں کو بڑا ترس آیا، اب انہیں فقیر کا نسخہ یاد آیا انھوں نے جیب سے نسخہ نکالا دوست کو دیا، بولے ذرا اسے آزما کر دیکھیے۔ مرتا کیا نہ کرتا، دوست نے نوکر کو بھیجا کہ جا کر بازار سے یہ چیزیں لے آئے جو اس میں لکھی ہیں۔ نوکر جا کر لایا یہی چھوٹی چھوٹی کچھ چیزیں تھیں ہڑڑ، بیہڑہ، آملہ اور ایسی ہی دو تین چیزیں اور تھیں۔ انہیں ہاون دستے میں کوٹا پھر چھانا گیا اور ایک تولہ کے قریب بچی کو پانی کے ساتھ نگلوا دیا گیا، تھوڑی دیر بعد اسے دو دست آئے، پیٹ کا درد کم ہو گیا اور لڑکی سو گئی۔

دوسرے دن صبح کو پسا ہوا چورن اور دیا گیا۔ اس سے پھر ہلکا سا دست آیا اور اب درد کا نام ونشان بھی نہ تھا وہ دوست بہت خوش ہوئے پوچھا: ارے بھئی یہ نسخہ کہاں سے ملا معین الدین میاں نے سارا حال بتایا تو دوست نے کہا: ”یار وہ کوئی فرشتہ ہو گا اچھا بھائی یہ پچاس روپے لو اور صدقہ کر دو، پھر خود ہی کہنے لگے یار ایسا کرو کہ پچاس روپے کی چیزیں لے جاؤ اور ان کا چورن بنا کر غریبوں میں بانٹ دو اور پھر یہ کیا کہ نوکر سے پچاس روپے کی ساری چیزیں منگوا کر کٹوائیں، چورن بنا کر

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر ایک ہینڈ بیگ میں بھر دیا اور معین الدین میاں کو دیا جا کر اپنے ہاں بانٹ دیں، وہ یہ سب یہاں لے آئے اور لوگوں کو بانٹنے لگے جس کو دیا اسے فائدہ ہوا، اب تو لوگ رات دن ان کو گھیرے رہتے۔

دونوں بیویوں کو بھی سارا حال معلوم ہوا تو بڑی بیوی نے چھوٹی سے مشورہ کیا، نسخہ معین الدین میاں سے مانگ لیا سامان منگایا، نوکر سے چورن بنوایا شیشیوں میں بھر کر بازار کی دکانوں پر رکھوا دیا۔ اب ہونے لگی مانگ تو ایک شیشی ایک روپے کی بکنے لگی۔ بڑی بیوی نے میاں سے کہا: اتنا تو کرو کہ جن دکانوں پر رکھا گیا ہے ان سے حساب کر آؤ۔ دھیرے دھیرے معین الدین میاں حساب کرنے جانے لگے، ان کا کام چل پڑا، احمد نے کہانی ختم کر دی، ہم سب کو بالکل یقین ہو گیا کہ وہ فقیر ہی تھا اب ہم کو اور زیادہ پیارے نبی کی کہانی پر یقین ہو گیا، ہم سب نے کہا کہ جو پیسے گھر سے ملا کریں گے ان میں سے فقیروں کو کچھ نہ کچھ خیرات دیا کریں گے...... آج دیر پہلے ہی ہو چکی تھی اب عشاء کا وقت ہو چکا تھا ہم سب نے نماز پڑھی اور اپنی اپنی جگہ جا کر لیٹ گئے اور سو گئے۔

❁❁❁

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک فرشتہ ایک انسان

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا۔ ایک دن اس نے اپنے وزیر سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ فرشتے کو دیکھوں، میں نے سنا ہے فرشتہ بڑا خوب صورت ہوتا ہے، اس کی صورت بھولی بھالی ہوتی ہے، وہ بری باتیں نہیں سوچتا، اسے کسی بات کا لالچ نہیں ہوتا، وہی کام کرتا ہے جس سے اللہ خوش ہوتا ہے اور وہ بڑا تندرست ہوتا ہے، تو اے وزیر تم مجھے فرشتہ دکھاؤ۔

وزیر نے عرض کیا: حضور فرشتہ تو نورانی مخلوق ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے نور سے پیدا کیا ہے۔ نورانی چیزوں کو ہم انسان نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ کے نبیوں کے سوا کسی اور نے نہ تو فرشتوں کو دیکھا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔

بادشاہ نے وزیر کی بات سنی ان سنی کر دی اور پھر کہا کہ جس طرح بھی ہو سکے تم ایک فرشتے کو میرے سامنے لاؤ میں اسے دیکھوں گا اگر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرا حکم تم نے نہ مانا تو میں تمھیں قتل کر دوں گا۔ تمھارے پاس ایک ماہ کا وقت ہے۔

اس دھمکی سے وزیر بہت گھبرایا اور فرشتے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ چاروں طرف دیکھتا پھرتا اللہ سے دعا کرتا کہ کہیں فرشتہ مل جائے، لیکن اسے کہیں فرشتہ نہ ملا، اس طرح بیس پچیس دن گزر گئے اب تو وزیر کو اپنی جان کا ڈر ہوا، اسے موت قریب دکھائی دینے لگی، پھر بھی وہ فرشتے کی تلاش میں ادھر ادھر پھرتا رہا۔

ایک دن وہ ایک پہاڑ کے پاس پہنچا، اس نے دیکھا کہ پہاڑ کی ایک چٹان کے سائے میں ایک بزرگ بیٹھے اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔ وزیر ان بزرگ کے پاس پہنچا، انھیں سلام کیا اور پاس بیٹھ گیا۔ ان بزرگ نے مہمان سمجھ کر خاطر تواضع کی، ٹھنڈا میٹھا شربت پلایا، پھر حال پوچھا تو وزیر نے بادشاہ کی بات بتائی۔ ان بزرگ نے وزیر کو تسلی دی اور کہا کہ گھبراؤ مت، میرے ساتھ آؤ میں تمھارے ساتھ فرشتے کو بھیج دوں گا۔

یہ کہہ کر وہ بزرگ اپنی جگہ سے اٹھے، وزیر کو ساتھ لیا اور پہاڑ کے قریب ہی ایک بستی تھی اس بستی میں چلے گئے۔ ایک جگہ کچھ لڑکے کھیل رہے تھے، ان لڑکوں سے دور ایک لڑکا بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا، یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لڑکا بہت خوب صورت اور بھولا بھالا تھا، بزرگ وزیر کو لے کر اس لڑکے کے پاس پہنچے سلام کیا تو لڑکے نے مسکرا کر ''وعلیکم السلام'' کہا، اور ادب سے کھڑا ہو گیا مسکرا کر پوچھنے لگا:

''آپ حضرات کیسے تشریف لائے؟''

بزرگ نے کہا کہ یہ صاحب بادشاہ کے وزیر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو بادشاہ کے دربار میں لے جائیں بادشاہ آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور بادشاہ آپ کو انعام دے گا۔

لڑکے نے بڑے دھیان سے بزرگ کی بات سنی اور کہا: جناب! مجھے بادشاہ سے کیا کام، میں اس گاؤں کا رہنے والا اور یہ سارے لڑکے میرے ساتھی ہیں۔ میں یہاں ان کے ساتھ خوش رہتا ہوں اور جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے ان کی خدمت کرتا ہوں، میرے لیے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں سے خوش ہو جائے اور مجھے جنت عطا فرمائے۔

ان بزرگ نے وزیر کی طرف دیکھا اور پوچھا: ''یہ لڑکا تمھاری نظر میں کیسا ہے؟'' وزیر نے کہا: یہ تو بڑا ہی خوب صورت، بھولا بھالا اور پیارا بچہ ہے، اسے ذرا بھی لالچ نہیں، معلوم نہیں اس کی عادتیں کیسی ہوں گی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بزرگ اور وزیر میں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ کھیلنے والے لڑکے کسی بات پر لڑ پڑے، ان کو لڑتا دیکھ کر یہ خوب صورت اور بھولا بھالا لڑکا ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: ''دوستو! کھیل میں لڑنا بُری بات ہے، کھیل تو اس لیے کھیلا جاتا ہے کہ دل خوش ہو، تم ہو کہ اپنا دل دکھا رہے ہو اور دیکھو بھائیو! کھیل میں کوئی ایسی بات نہیں کرتے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے۔''

وزیر دور کھڑا اس لڑکے کی باتیں سنتا رہا، اس نے دیکھا کہ اس نے سب لڑکوں کو دوبارہ ملا دیا ہے، بزرگ نے وزیر سے کہا: ''کہو اس لڑکے کے بارے میں اب کیا رائے ہے؟'' وزیر بولا: یہ تو مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے فرشتہ ہو۔

یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ لڑکا، پھر ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تو بزرگ نے اس سے کہا: ''پیارے بیٹے! اگر میں آپ کو ایسی بات بتاؤں جس سے اللہ خوش ہو جائے تو کیا آپ میری بات مانیں گے؟

''ضرور بضرور میں مانوں گا۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

''تو پھر میری رائے ہے کہ آپ وزیر کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں جائیں اور اپنی باتوں سے بادشاہ کے دل کو خوش کریں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو گا۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بزرگ نے اس طرح کہا تو لڑکا وزیر کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گیا۔
وزیر نے اس بزرگ کا شکریہ ادا کیا اور لڑکے کو ساتھ لے کر بادشاہ کے دربار میں پہنچا اور لڑکے کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا، لڑکے نے ادب سے سلام کیا۔

بادشاہ نے نہایت خوب صورت اور بھولا بھالا تندرست لڑکا سامنے کھڑا دیکھا تو وزیر سے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' وزیر نے جواب دیا حضور! یہی وہ ہے جسے آپ دیکھنا چاہتے تھے۔

''یعنی فرشتہ۔'' بادشاہ کی زبان سے نکلا اور اس نے حکم دیا کہ لڑکے کے سامنے سونے چاندی کے ڈھیر لگا دیے جائیں۔

اسی وقت سونے چاندی کا ڈھیر لگا دیا گیا، بادشاہ نے لڑکے سے کہا: ''یہ سب تمھارا ہے۔''

لڑکے نے وزیر کی طرف دیکھا، پھر کہا کہ یہ سب اللہ کے غریب بندوں میں تقسیم کروا دیجیے۔

''ارے اسے ذرا لالچ نہیں۔'' بادشاہ کی زبان سے نکلا، پھر اس نے وزیر سے لڑکے کے بارے میں پوچھا تو وزیر نے بتایا: ''حضور! میں نے اس میں کوئی بری عادت نہیں دیکھی، میں اسے فرشتہ ہی سمجھتا ہوں۔
بادشاہ کے دربار میں جتنے لوگ تھے انھوں نے بھی کہا کہ یہ فرشتہ ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، بادشاہ نے کہا: ہاں، بے شک یہ فرشتہ ہی ہے۔

یہ کہہ کر اس لڑکے کو رخصت کر دیا گیا۔ اس کے پندرہ بیس سال بعد بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ میں چاہتا ہوں شیطان کو دیکھوں تم میرے پاس شیطان کو لاؤ دیکھوں تو صحیح وہ کیسا ہوتا ہے؟

وزیر پھر چاروں طرف شیطان کی تلاش میں گھومتا پھرتا ان ہی بزرگ کے پاس پہنچا اور سارا حال بیان کیا۔

اس بزرگ نے بتایا کہ ایک شخص یہاں ایسا تھا جیسے شیطان ہو۔ آج کل وہ جیل میں ہے، اس کی عمر پچیس اور تیس کے درمیان ہے، تم مجھے جیل لے چلو میں تم کو بتا دوں گا کہ یہ شیطان ہے۔ وزیر ان بزرگ کو لے کر جیل کے دروازے پر پہنچا اور جیل کے داروغہ سے کہا کہ سارے قیدی ان بزرگ کو دکھاؤ۔ سارے قیدی حاضر کیے گئے تو بزرگ نے ایک قیدی کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہے وہ شیطان جس کی تمھیں تلاش ہے، اسے لے جاؤ اور بادشاہ کے سامنے پیش کرو اور کوتوال کو بھی دربار میں لے جاؤ کوتوال اس کے بارے میں جو رپورٹ پیش کرے گا اس سے تم کو یقین ہو جائے گا کہ یہ شیطان ہی ہے۔

وزیر نے اس قیدی کو دیکھا، اس کے بڑے بڑے بال تھے، اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں، چہرہ بڑا بھیانک لگ رہا تھا، ایسا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب سے بڑا مجرم ہے۔

وزیر اس قیدی کو لے کر بادشاہ کے پاس پہنچا، جیسے ہی قیدی بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو لوگ ہکا بکا ہو کر اسے دیکھنے لگے، پھر سب نے منہ پھیر لیا۔

کوتوال شہر نے بتایا کہ کوئی ایسی برائی نہیں جو اس میں نہ ہو، یہ شراب پیتا ہے، ڈاکو ہے، جواری ہے، عورتوں کو ان کے گھروں سے اٹھا لے جانے والا ہے، لوگوں کو آپس میں لڑانے والا ہے، جہاں رہا وہاں کے لوگوں کو چین سے رہنے نہیں دیا، لوگوں کو برائیوں کی طرف ابھارنے والا، بے حیائی کی باتیں پھیلانے والا ہے اور اب تک پندرہ بار جیل کی ہوا کھا چکا ہے، اس کے دل میں انسانوں کا درد نہیں بلکہ یہ انسانوں کا دشمن ہے۔ اس طرح کوتوال نے ایسی ایسی برائیاں بتائیں کہ لوگ حیران رہ گئے۔ شکل سے تو سب کو نفرت تھی ہی اب اس کی برائیاں سن کر سب لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے لگے اور سب نے کہا کہ بے شک یہ شیطان ہے۔ بادشاہ نے بھی کہا کہ "ہاں، یہ شیطان ہے۔"

اب بادشاہ نے کوتوال سے کہا کہ اس شیطان کے گھرانے کا حال بتاؤ۔ کوتوال نے بتایا کہ یہ جب بچہ تھا تو بڑا نیک تھا، بڑا خوب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صورت اور بھولا بھالا تھا، اپنی بستی میں ایک فرشتہ مشہور تھا، بڑا ہوا تو برے لوگوں کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے لگا ان میں برے لوگوں کی عادتیں سیکھنے لگا، اس نے نماز پڑھنا چھوڑ دی، اس کے بعد چوری کرنے، ڈاکے ڈالنے اور شراب پینے لگا، اور کہاں تک بیان کروں آج یہ پکا شیطان بن گیا۔

بادشاہ نے قیدی سے پوچھا: کیا تم وہی لڑکے تو نہیں ہو جو آج سے پندرہ برس پہلے میرے دربار میں آئے تھے؟ قیدی نے اقرار کیا کہ ہاں، میں وہی ہوں۔

یہ کہہ کر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے نہلایا جائے، اس کی حجامت بنائی جائے، اسے اچھے کپڑے پہنائے جائیں اور اسے مولانا مصلح الدین کے پاس بھیج دیا جائے جہاں یہ پھر سے اچھی باتیں سیکھے۔

قیدی مولانا مصلح الدین صاحب کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ وہ قیدی ویسا ہی پھر نیک بن گیا جیسا بچپن میں تھا اور لوگ یہ سمجھ گئے کہ انسان جیسی صحبت میں رہتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب کو بری صحبت سے بچائے۔

(آمین)

❋❋❋

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میٹھی روٹیاں اور میٹھے چاول

(1)

''پہلے تم سناؤ، میٹھے چاول کیوں نہ پکا سکیں؟''

''اوہ...... ہنہ پہلے تم بتاؤ میٹھی روٹیاں کیوں نہ پکا سکیں؟''

''اچھا تو سنو! ہوا یہ کہ میں نے آٹا لیا اور شکر لی، آٹے میں شکر ملا دی، اس کے بعد پانی ڈال کر گوندھنے لگی تو آٹا گندھتا ہی نہ تھا، پانی لگاتی گیلا ہو جاتا تو میں اور آٹا ڈال دیتی اور آٹا ڈالتی، تو سب بکھر بکھر جاتا، میں یہی کرتی رہی تو بہت سا آٹا خرچ ہو گیا اور شکر بھی زیادہ لگ گئی، امی جان نے یہ دیکھا تو بولیں اری! یہ کیا کر رہی ہے۔ میں نے بتایا تو بولیں: میٹھی روٹیوں کے لیے آٹا یوں نہیں گوندھا جاتا بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ پہلے شربت گھول لیا جاتا ہے یہ شربت تھوڑا تھوڑا کر کے آٹے میں ڈالتے ہیں اور گوندھ لیتے ہیں، آٹے میں لس آ جاتا ہے، اس طرح نہیں بکھرتا جیسے تم سے بکھرا ہے۔''

''پھر اس کا کیا کروں؟'' میں نے امی سے پوچھا تو بولیں کہ اس میں پانی بھر دو آٹے سے اوپر، پھر تھوڑی دیر کے بعد چھان لینا شربت

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نکل آئے گا، آٹا نیچے بیٹھ جائے گا یہ آٹا اب پھولنے دینا اور اس کے گلگلے پکا لیں گے، پھر سے گوندھ کر۔

ہی ہی ہی ہی...... کیسی مزے کی رہی میری میٹھی روٹی اب تم سناؤ میٹھے چاولوں کا کیا بنا؟

(2)

''اری ثریا! میٹھے چاولوں کے پکانے میں تمھاری روٹیوں سے زیادہ مزہ آیا، اس مزے میں پریشانی بھی ہوئی، دیر بھی لگی اور لکڑیاں بھی ڈھیروں جل گئیں۔

ہوا یہ کہ میں نے وہ نا سمجھی نہیں کی تھی جو تم سے ہوئی، میں نے پہلے شربت گھول لیا اور شربت چولھے پر چڑھا دیا۔ شربت ابل گیا تو اس میں دھلے ہوئے چاول ڈال دیے، مگر اسی شربت میں چاول ڈالنا میری سب سے بڑی بھول ہوگئی۔

میں چولھے میں لکڑیوں پر لکڑیاں پھونکتی رہی جب چاولوں کو دیکھا تو وہ اینٹھے ہوئے تھے میں سمجھی کہ پانی کم ہے اور پانی ڈال دیا، پھر لکڑیاں پھونکنے لگی، دو گھنٹے اسی طرح ہو گئے، میں پریشان ہوگئی، جب میری امی جان نے اتنی دیر لگتے دیکھا تو پوچھا اور میں نے بتایا تو بولیں عمر بھر یہ چاول نہیں گل سکتے تو یہ شربت میں اینٹھ گئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اب کیا ہوا امی؟ جیسے تم نے اپنی امی سے پوچھا ویسے ہی میں نے اپنی امی سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ان چاولوں کو دھو ڈالو اور دھلا ہوا پانی الگ کرلو، چاول سکھا کر بھون لو مزے دار کھلیں ہو جائیں گے میں نے ایسا ہی کیا اور سچ مچ بڑی مزے دار کھلیں تھیں۔ سمجھیں تم، ہے نہ مزے دار۔

''ہاں، ہے مگر تم میرے لیے کھلیں نہیں لائیں۔''

''تم نے بھی تو گلگلے نہیں کھلائے تھے۔'' چلو برابر ہو گیا۔

❋❋❋

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جناتی کنواں

پہلے میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جب میں چھوٹا تھا تو اس وقت ہماری نانی اور ہمارے بزرگ ہمیں بھوت، چڑیل، دیو، پری اور جنوں کے قصے سنایا کرتے تھے۔ یہ سب قصے کہانیاں ہوتی تو جھوٹی تھیں، مگر نہ جانے کیا بات تھی کہ سننے میں مزہ آتا تھا۔ مجھے وہ کہانی بہت پسند تھی جس میں ایک دیو کسی شہزادی کو ایک پہاڑ پر اٹھا لے گیا اور وہاں اسے قید کر دیا تھا۔ اور پھر اس دیو کو ایک غریب نوجوان نے مار کر شہزادی کو چھڑا لیا۔ یہ کہانی سن کر میرا جی چاہتا تھا کہ آج بھی کوئی دیو یا جن کسی شہزادی کو اٹھا لے جائے اور میں اسے چھڑانے جاؤں۔ دیکھیے تو کیا حوصلہ تھا میرا!

ہاں! تو ہوا اس طرح کہ ایسی کہانیاں سنتے سنتے مجھے جن اور پری دیکھنے کا بڑا شوق ہو گیا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے شاہ جی کے باغ کے پاس پہنچ گیا، کھیلتے کھیلتے پیاس لگی۔ میں نے شوکت سے کہا: ”وہ کنواں ہے۔ لوٹا، ڈول ہوتا تو کسی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

طرح پانی نکال لیتے۔"شوکت نے عظمت سے کہا،عظمت نے برکت سے کہا برکت نے یہ کہتے ہوئے سب کو ڈرایا کہ خبر دار !اس کنویں کی طرف نگاہ نہ کرنا پانی بھرنا تو الگ رہا۔"

میرے ساتھیوں نے برکت سے پوچھا: "کیوں بھئی! کیا بات ہے؟" برکت نے جواب دیا: "نہ بھائی نہ،شبراتی کے ابا کہتے تھے کہ اس کنویں میں جن رہتا ہے، مجھے کھیلتے کھیلتے یاد نہیں رہا اور ادھر چلا آیا۔ اچھا اب سب گھر چلو۔ شام ہونے کو ہے سورج غروب ہوتے ہی جن سیر کو نکلتا ہے اور یہاں جس کو پاتا ہے اسے گدھا بنا دیتا ہے۔ اچھا بھائی بس چلو وہ دیکھو! سورج ڈوبنے ہی والا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو جن کے نکلنے کا وقت ہو جائے۔"

یہ کہہ کر برکت گھر کی طرف بھاگا۔ برکت کے پیچھے عظمت، عظمت کے پیچھے شوکت اور شوکت کے پیچھے ...... بھائی شوکت کے پیچھے تو میں تھا۔ مگر میں تھوڑی دور بھاگ کر رک گیا، میں نے سوچا کہ میں ٹھہر کیوں نہ جاؤں اور (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھتا رہوں۔ پھر جن مجھے گدھا کیسے بنا سکے گا۔ اسے دیکھتے ہی میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ دوں گا اور پھر وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ ذرا دیکھوں تو جن ہوتا کیسا ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ سوچ کر میں رک گیا۔ عظمت اور شوکت وغیرہ کو دیکھتا رہا وہ ڈر کے مارے پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے، بس بھاگتے ہی چلے جارہے تھے، مجھے اب روکنے ولا کون تھا! میں آہستہ آہستہ کنویں کی طرف چلا اور ادھر ادھر دیکھتا جارہا تھا کہ کوئی ڈانٹ نہ دے۔ اس وقت میرا دل دھک دھک کر رہا تھا کیونکہ میرے دل میں جن کا ڈر بھی تھا اور جن دیکھنے کا شوق بھی۔ میں درود شریف اور سورۂ ناس پڑھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرر ہا تھا، اب پیاس بھی نہ جانے کہاں چلی گئی تھی۔

شوق تو دیکھیے، میں نے جن دیکھنے کے شوق میں مغرب کا بھی انتظار نہیں کیا۔ دبے پاؤں کنویں پر چڑھا اور اندر جھانکنے لگا۔ مجھے اس کے اندر پانی کے سوا اور کچھ بھی دکھائی نہ دیا، میں نے بڑے غور سے دیکھا اور زیادہ غور سے دیکھا تو کچھ کچھ اندھیرا سا محسوس ہوا۔ میں نے اور آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تو اچانک مجھے ایسا لگا، جیسے کسی نے پیچھے سے دھکا دے دیا۔

''ارے!'' میری زبان سے نکلا اور سر نیچے، پیر اوپر میں دھم سے کنویں کے اندر جا گرا اور گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انار باغ

میں نہ جانے کب تک بے ہوش رہا۔ ہوش آیا تو دیکھا نہ کنواں ہے اور نہ پانی۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ میں انار کے ایک نہایت خوبصورت اور ہرے بھرے باغ میں تھا۔ دیکھیے آپ مسکرا رہے ہیں۔ آپ سمجھتے ہوں گے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ میں جھوٹ نہیں کہتا ذرا سنتے جایئے، پھر جو کہنا ہو کہیے گا۔

انار کا باغ دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ چاروں طرف دیکھا باغ میں کوئی نہ تھا۔ سامنے بڑے بڑے انار لگے تھے۔ پیڑوں کی شاخیں پھلوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی تھیں۔ میں بھوکا تھا اور پیاسا بھی، انار دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھر آیا۔ میں انھیں توڑنے کے لیے آگے بڑھا تو یہ بھی خیال نہ رہا کہ بنا پوچھے کسی کی چیز لینا ٹھیک نہیں۔ بھائی مجھے بھوک پیاس ہی ایسی لگی تھی کہ میں سب کچھ بھول گیا۔ بس بے دھڑک آگے بڑھا اور ایک بڑا سا انار توڑ لیا۔ ارے توبہ، انار توڑتے ہی آفت آگئی۔ وہ انار آپ ہی آپ چیخ گیا اس کے دانے زمین پر بکھر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گئے اور لگے پٹ پٹ ٹوٹنے جو دانہ ٹوٹتا اس کے اندر سے بالشت کے برابر ایک بونہ نکلتا، ہر بونے کے نکلنے پر میں ''ارے یہ کیا، ارے یہ کیا؟'' تعجب کے ساتھ کہتا، دیکھتے دیکھتے سوڈیڑھ سو بونے دانوں سے نکل آئے، وہ سب شور کرنے لگے: ''دوڑو پکڑو چور چور!!'' اور پھر وہ سب مجھے پکڑنے دوڑے۔

اب تو میں بہت گھبرایا۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ یہ کیا ہوا۔ بونوں سے جان بچانے کے لیے بے تحاشا بھاگا۔ بونوں نے میرا پیچھا کیا میں کافی دیر تک بھاگتا رہا، لیکن باغ کا سرا نظر نہ آیا۔ میں پسینے میں شرابور ہوگیا۔ تھکاوٹ کا یہ حال تھا کہ اب میرے پاؤں نہ اٹھتے تھے، مگر ڈر یہ تھا کہ میں رکا اور بونوں نے دھر دبوچا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو بونوں کی فوج قریب ہی تھی۔ اب میرے بچنے کی کوئی امید نہیں رہی۔ دل میں کہا: ''ہائے اللہ! عمر میں پہلی بار چوری کی اور پہلی ہی بار سزا مل رہی ہے۔'' میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ شاید چھپنے کی کوئی جگہ مل جائے اور کسی طرح ان بونوں سے چھٹکارا ملے، پھر دیکھا جائے گا۔ اتنے ہی میں کچھ فاصلے پر ایک تالاب دکھائی دیا۔ میں تالاب کی طرف بڑھا اور بنا سوچے سمجھے اس میں چھلانگ لگا دی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گڑیا بازار

تالاب میں چھلانگ لگا دی تو بالکل نیچے ہی چلا گیا۔ بہت نیچے چلا گیا۔ ارے بھئی میں تو بس نیچے ہی چلا جا رہا تھا مگر تہہ کا پتا ہی نہیں ملتا تھا۔ میں حیران تھا کہ یہ تالاب کیسا ہے! اچانک میرے پاؤں تہہ سے لگے۔ میں نے نیچے دیکھا، ارے تالاب غائب اور اب میں ایک بازار میں کھڑا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ آج کیا بات ہے؟ مجھ پر یہ کیا بیت رہی ہے۔ ایسی باتیں تو جھوٹی کہانیوں میں سنی تھیں، مگر آج یہی سب آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور دیکھ کیا رہا ہوں بھگت رہا ہوں۔

اچھا تو میں بازار میں کھڑا تھا بازار میں دکانیں تھیں۔ دکانوں میں سامان بھرا ہوا تھا، مگر آدمی ایک بھی نہ تھا۔ نہ دکاندار نہ کوئی خریدنے والا۔ ہاں، ہر دکان پر ایک گڑیا رکھی تھی اور بس۔

اب تو مجھے بے حد بھوک اور پیاس لگی تھی۔ بھوک کے مارے میرا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا۔ بس میرا یہی حال تھا۔ ایک طرف حلوائی کی دکان پر قسم قسم کی اچھی اچھی مٹھائیاں رکھی تھیں۔ میں اس دکان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاس گیا بھوک کے مارے بے دم تو تھا ہی کچھ سوچا نہ سمجھا دو رس گلے اٹھا کر منہ میں رکھ لیے۔

ارے اللہ! رس گلے کا منہ میں رکھنا تھا کہ وہ گڑیا جو حلوائی کی دکان پر بیٹھی تھی۔ اچانک چونکی اور زندہ ہوگئی۔ دکان سے اچکی میرے کندھے پر آبیٹھی اور آ کر میرا گلا دبوچ لیا اور زور زور سے چلانے لگی:

"دوڑو، پکڑو، چور چور!"

اس کے شور کرنے پر بازار کی ساری گڑیاں زندہ ہوگئیں اور سب کی سب آ کر مجھ سے لپٹ گئیں۔ مجھے بے بس کر دیا اور گھسیٹتی گھسیٹتی ایک طرف لے گئیں۔ آگے کوتوالی تھی۔ کوتوالی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ مجھے سب نے کوتوالی میں دھکیل دیا اور پھر باہر نکل گئیں اور پھاٹک بند کر دیا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انوکھا مقدمہ

تھوڑی دیر کے بعد ایک سپاہی آیا اور مجھے حوالات میں بند کر دیا۔ وہ دن اور ساری رات میں حوالات میں رہا۔

حوالات میں مجھ کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوئی، کھانا پانی مجھے وقت پر ملا اور سونے کے لیے بھی چار پائی اور بستر اچھا خاصہ ملا۔ مگر اس خیال سے مجھے دکھ ہو رہا تھا کہ اب مقدمہ چلے گا اور نہ جانے مقدمے میں کیا ہو۔ جیل کی ہوا کھانی پڑے یا کوڑے پڑیں۔ پھر ابا اور امی جان کو بھی نہیں معلوم کہ ان کا بیٹا کہاں گیا؟ زیادہ سے زیادہ کسی نے بتا دیا ہوگا تو کنویں میں تلاش کیا ہوگا اور جب کنویں میں میرا نام ونشان نہ پایا ہوگا تو رو پیٹ کر بیٹھ گئے ہوں گے۔ یا پھر اگر کسی نے بتایا ہوگا کہ کنویں کا جن لوگوں کو گدھا بنا دیتا ہے تو میرے ابا کنویں کے آس پاس جو گدھا دیکھتے ہوں گے اسے اپنا بیٹا سمجھ کر محبت کے مارے گلے لگاتے ہوں گے اور گنڈے تعویذوں میں بے کار پیسہ برباد کر رہے ہوں گے۔

ان کو کیا معلوم کہ میں یہاں حوالات میں بند ہوں اور چوری میں پکڑا گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔" دیکھیے، آپ تو میری آپ بیتی سن کر مسکرا رہے ہیں، مگر میں سوچ رہا تھا کہ اگر جیل سے بچ گیا تو اب کبھی چوری نہ کروں گا، میں رات بھر دعائیں کرتا رہا۔ بے چینی کے مارے ٹھیک سے سو بھی نہ سکا۔

صبح کو دو سپاہی آئے۔ وہ مجھے کچہری لے گئے۔ کچہری نئے ڈھنگ کی نظر آئی۔ نہ وکیل کی شکل نہ پیشکار، نہ میز نہ کرسی، بس ایک سادہ سا کمرہ تھا۔ کمرے میں فرش بچھا ہوا تھا۔ فرش پر ایک بزرگ بیٹھے تھے۔ یہ تھے قاضی صاحب اور یہ تھی عدالت۔ قاضی صاحب کے سامنے میرا مقدمہ پیش ہوا۔ ایک بونا اور ایک منی سے لڑکی بالکل گڑیا کی طرح ان کے سامنے بیٹھی تھی۔ سپاہی نے مجھ سے کہا: "تم بھی قاضی صاحب کے سامنے جا کر بیٹھو۔"

میں جا کر قاضی صاحب کے سامنے بیٹھ گیا تو انھوں نے ایک نظر مجھے دیکھا اور پھر مجھ سے کہا: "باہر جاؤ اور پھر آؤ۔" میں کمرے کے باہر گیا اور آ کر پھر بیٹھ گیا۔ قاضی صاحب نے پھر کہا: "باہر جاؤ اور پھر آؤ۔" میں نے پھر ان کا کہنا مانا۔ انھوں نے پھر یہی حکم دیا اور میں نے پھر ان کے کہنے پر عمل کیا۔ میں دل میں سوچ رہا تھا کہ مقدمہ کرنے کا یہ کیا طریقہ ہے؟

تیسری بار جب میں ان کے سامنے جا کر بیٹھا تو انھوں نے مجھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھور کر دیکھا اور پوچھا: ''کیا نام ہے تمھارا؟'' میں نے بتایا: ''سعید'' ''تم مسلمان ہونا!۔'' میں نے کہا: 'جی ہاں' میں مسلمان ہوں تو اس پر قاضی صاحب نے کہا: ''تم مسلمان ہو، مگر تم کو یہ نہیں معلوم کہ جب کسی سے ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔''

میں نے شرما کر جواب دیا: ''جناب! یہ مجھ کو معلوم تو ہے، مگر عادت نہیں ہے، اس لیے میں سلام کرنا بھول گیا۔'' یہ جواب دے کر میں نے کہا: ''السلام علیکم۔'' میرے سلام کا جواب قاضی صاحب، بونے اور لڑکی نے ''وعلیکم السلام۔'' کہہ کر دیا۔

سلام کی برکت سے میرے دل میں جو ڈر سمایا تھا وہ دور ہو گیا۔

اب جو میں نے بونے کو دیکھا تو پہچان لیا۔ ''ارے! یہ تو انار باغ میں میرا پیچھا کرنے والوں میں تھا۔'' لڑکی کو دیکھا تو پہچانا ''ارے! یہ تو بازار میں مجھے پکڑنے والیوں میں تھی۔'' میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ گواہ بھی تو ہوں گے، مگر مجھے کوئی اور نظر نہیں آیا تو ایک ترکیب سوچ کر دل ہی دل میں مسکرایا اور مجھے اطمینان سا ہو گیا کہ اب فیصلہ میرے حق میں ہو گا۔ اچھا بھائی تو پھر قاضی صاحب نے مجھ سے پوچھا: ''تم نے چوری کی ہے؟ میں نے فوراً کہہ دیا۔ ''نہیں، میں نے چوری نہیں کی۔ ان دونوں نے بلاوجہ مجھ غریب پر الزام لگایا ہے''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں نے قاضی صاحب کے سامنے جھوٹ اور غلط بیان دیا، لیکن ایک نرالی بات ہوئی۔ جھوٹ بول کر میں جیسے ہی چپ ہوا مجھے ہچکیاں آنے لگیں اور ہر ہچکی کے ساتھ ایک مینڈک میرے منہ سے نکلنے لگا۔ تھوڑی دیر میں بہت سے مینڈک میرے سامنے نظر آنے لگے۔ یہ مینڈک میری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور اس طرح ٹرٹر کرنے لگے:

جھوٹ سراسر ٹر ٹر ٹر چوری مت کر ٹر ٹر ٹر
اللہ سے ڈر ٹر ٹر ٹر توبہ فوراً کر ٹر ٹر ٹر
ورنہ تجھ پر ٹر ٹر ٹرا!
روئے گھر بھر ٹر ٹر ٹرا!

مینڈکوں نے اس طرح جو ٹرٹر لگائی تو میری طبیعت گھبرائی اور قاضی صاحب نے مسکرا کر مجھ سے کہا: ''اب کہو، کیا کہتے ہو؟ اتنے گواہ موجود ہیں۔'' قاضی صاحب کے اس سوال کا میرے پاس جواب ہی کیا تھا۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔ اور دل میں کہا کہ اب برا پھنسا۔ چوری بھی کی اور جھوٹ بھی بولا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قاضی صاحب سزا دوگنی کر دیں۔ یہ سوچ کر میں بہت پریشان ہوا اور وہیں عدالت میں رونے لگا۔

❊❊❊

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طفلستان

قاضی صاحب نے فیصلہ سنایا کہ اس لڑکے کو دو سال طفلستان میں رکھا جائے۔ میں طفلستان کے معنی نہیں جانتا تھا۔ میں سمجھا کہ قاضی صاحب نے دو سال کے لیے جیل بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ پھر کیا تھا، میں ایسا دہاڑیں مار مار کر رویا کہ کچھ نہ پوچھیے میں نے روتے اور سسکیاں لیتے ہوئے فریاد کی: ''قا، قا، قاضی صاحب چو چو، چوری کی ، اوں ، اوں سزا، دو، دو سال کی؟ ہے ہے، حض، حض ، حضور ، ہائے ، ہائے ہائے، اللہ!''

قاضی صاحب پر اس فریاد کا کچھ اثر نہیں ہوا، وہ الٹے مسکرانے لگے اور مسکراتے ہوئے بولے: ''اور تم جھوٹ بھی تو بولے!'' تہ، تو، تو دو سال کی سزا؟ اوں ، اوں ، ہمارے ہاں تو چور کو زیادہ سے زیادہ چار یا چھ مہینے کی سزا ہوتی ہے۔ میں یہ سب ایک سانس میں کہ گیا۔ میرے اس کہنے پر قاضی صاحب نے فرمایا: میاں! تم بچے ہو، اس لیے تم کو طفلستان بھیجا جا رہا ہے۔ بڑے ہوتے تو تمھارا ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر میں کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ عدالت برخاست ہو گئی اور قاضی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے ساتھ وہاں کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور سب علیک سلیک کر کے اپنی اپنی راہ چل دیے۔ اب اکیلا میں رہ گیا، سوچنے لگا۔ اب سپاہی آئے گا۔ میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالے گا۔ کمر میں رسی باندھے گا اور کھینچتا ہوا طفلستان لے چلے گا اور طفلستان میں بند کر دے گا، بھائی ہنستے کیا ہو، طفلستان کے معنی میں ابھی تک جیل کے سمجھے ہوئے تھا۔ اچھا تو پھر بید پڑیں گے۔ سڑاسڑ، سڑاسڑ۔ چکی پیسنا پڑے گی، بان بٹنا پڑیں گے۔ "ہائے میرے اللہ!" میری زبان سے نکلا۔ اور میں اپنے ہاتھ دیکھنے لگا۔ سمجھ تو گئے ہوں گے آپ، وہاں، میں یہ دیکھ رہا تھا کہ ان ہاتھوں میں چھالے پڑ جائیں گے۔ میں یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اب یہ وہ جگہ نہیں۔ نہ عدالت، نہ کمرہ، نہ پھاٹک نہ اور وہ سب جو تھا سب غائب! آپ یوں سمجھیں، جیسے خواب میں ہوتا ہے نا! ابھی کچھ ہے، ابھی کچھ، ابھی گھر میں ہیں، ابھی میدان میں پہنچ گئے اور پھر بنا چلے پھرے سکول جا پہنچے اور پھر نہ جانے کہاں کہاں؟ بالکل اسی طرح وہیں کھڑے کھڑے میں ایک نئی جگہ پہنچ گیا۔ اپنے اوپر نظر ڈالی تو نیکر کی جگہ پاجامہ دیکھا۔ آدھی آستین والی قمیص کی جگہ پوری آستینوں کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قمیص، ننگے سر پر ٹوپی اور پیر میں جوتا بھی۔ میں بڑا حیران ہوا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اب کہاں آ گیا؟ اتنے میں میری ہی عمر کا ایک لڑکا مسکراتا ہوا میرے پاس آ گیا۔ آتے ہی اس نے کہا: ''السلام علیکم'' اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیئے، میں نے اس کے جواب میں ''وعلیکم السلام'' کہا۔ اور ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ خوشی خوشی ایک طرف لے چلا۔ اس نے مجھے پریشان دیکھا تو کہا: ''بھائی آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کے آنے کی خبر ہم کو ابھی ابھی ہوئی معاف کیجیے۔ آنے میں دیر ہوئی۔ اللہ نے چاہا تو آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ آپ تو بہت اچھے بھائی ہیں۔ ہیں نا آپ اچھے بھائی!''

''اچھے بھائی!'' میں نے اس کا یہ فقرہ دہرایا اور دل میں کہا یہ خوب رہی۔ میں تو چوری میں پکڑا گیا اور یہ کہتا ہے، اچھا بھائی۔ مگر ہاں، اس بے چارے کو کیا معلوم۔ اسے کچھ علم غیب تو ہے نہیں کہ بے دیکھے یا بتائے دوسروں کے بارے میں جان لے۔ اچھا تو مجھے ذرا اطمینان ہوا، میری حیرانی اور پریشانی کم ہوئی۔ میں نے اس سے پوچھا:

''بھائی! یہ کون سی جگہ ہے؟ اس نے بتایا یہ ''طفلستان'' ہے۔''

''طفلستان، طفلستان!'' میں گھبرا گیا۔ اس نے کہا: ''بھائی آپ گھبرا کیوں گئے؟ طفلستان کوئی بری جگہ تو ہے نہیں۔ یہاں ہم سب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لڑکے ہی لڑکے رہتے ہیں۔ اسی لیے اس کو''طفلستان'' کہتے ہیں۔ طفل کے معنی تو آپ جانتے ہی ہوں گے، یعنی طفل کے معنی لڑکا اور ستان کے معنی جگہ۔ طفلستان کے معنی ہوئے لڑکوں کی جگہ آخر اسے آپ کیا سمجھتے ہیں؟''

''جیل!'' میں جلدی میں کہہ تو گیا مگر پھر سوچا، یہ بات ٹھیک نہیں ہوئی۔ کہیں ایسا نہ ہو''چور کی داڑھی میں تنکا والی مثل ہو جائے اور پھر وہ بال کی کھال اتارنے لگے تو مجھے سب بتانا پڑے تو یہ کیسی آبروئی ہوگی۔ مگر بھئی بڑا اچھا ہوا اس نے مجھ سے یہ نہ پوچھا بلکہ اس طرح تسلی دینے لگا۔'' ''نہیں بھائی! یہ جیل خانہ نہیں ہے۔ طفلستان تو بڑی اچھی جگہ ہے۔ یہاں ہم سب بچے ہی بچے، اچھے بچے رہتے ہیں۔ یہاں ہم سب بڑے مزے سے رہتے ہیں۔ اچھی باتیں سیکھتے ہیں۔ آپ گھبرائیں مت۔ جیسے ہم رہتے ہیں، اسی طرح بلکہ ہم سے زیادہ آرام سے آپ رہیں گے۔''

اس لڑکے کی باتوں سے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی اور جیل خانے کا ڈر میرے دل سے جاتا رہا، پھر میں بلا جھجک اس کے ساتھ چلنے لگا۔

❋❋❋

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی تعلیم

طفلستان میں لڑکے ہی لڑکے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: ''بھائی! کیا یہاں ایک بھی بوڑھا یا جوان نہیں؟'' اس نے بتایا ''یہاں چھ سال سے سولہ سال تک کے بچے اور لڑکے ہی ملیں گے یہاں اس عمر سے زیادہ کوئی نہیں۔''

''اور جو سولہ سال سے زیادہ ہوتے ہیں ان کا کیا حال ہوتا ہے؟''

''ہوتا کیا ہے''۔ انھیں ان کے گھر بھیج دیا جاتا ہے۔

''ان کا گھر کہاں ہے؟''

''سب الگ الگ جگہوں کے رہنے والے ہیں۔''

''تو یہاں کیوں آئے؟''

''یہاں سب اچھی باتیں سیکھنے آئے ہیں۔''

''یہاں اچھی باتیں سکھاتا کون ہے؟ سب لڑکے ہی لڑکے تو ہیں۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”ہم سب ایک دوسرے سے اچھی باتیں سیکھتے ہیں۔“

”واہ! اچھی باتیں سیکھنے اور سکھانے کے لیے لڑکے؟“

”کیوں! اس میں آپ کو شک کیا ہے؟“

”شک یوں ہے کہ لڑکے تو شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ آپس میں یہ اچھی باتیں سیکھیں گے یا لڑائی فساد کریں گے؟“

”پیارے بھائی، آپ تو اپنے ہاں کی بات کہہ رہے ہیں۔“

”اور یہاں کیا سرخاب کے پر لگے ہیں؟“

”سرخاب کے پر! بھائی میں مذاق نہیں کرتا۔“

”تو مذاق کون سمجھ رہا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ کا طفلستان جنت تو ہے نہیں، جہاں لڑائی جھگڑا دنگا فساد مار پیٹ، چوری ٹھگی اور ہلڑ بازی نہ ہو۔“

”بے شک یہ جنت نہیں ہے۔ جنت تو اللہ نے چاہا اس زندگی کے بعد ملے گی۔ لیکن ذرا آپ میری بات تو سنیئے“

”سنایئے“

”ایک بزرگ تھے..........“

”کیا آپ کہانی سنانے لگے..........؟“

”کہانی نہیں، بالکل سچا قصہ سناتا ہوں اور بڑا دلچسپ اور نصیحت

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے بھرا ہوا۔"

"اچھا تو سنائیے۔"

"ایک بزرگ تھے انھوں نے اپنا نام تو کسی کو بتایا نہیں اور بھائی ان کو نام بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ سارے کام اپنے نام کے لیے تو کرتے نہ تھے۔ وہ تو ہر کام اللہ کو خوش کرنے کے لیے کرتے تھے۔ سب بچے ان کو چچا میاں کہتے تھے۔ چچا میاں کے کئی بچے تھے۔ ان بچوں کو وہ اچھی تعلیم دلانا چاہتے تھے۔ ایسی تعلیم جس سے بچے نیک بنیں، ایسی تعلیم جسے پا کر بچے اللہ سے ڈریں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر چلیں۔ نماز پڑھنے لگیں، روزہ رکھنے لگیں، سچ بولیں، سب سے میل محبت رکھیں، بڑوں کا ادب کریں، چھوٹوں کا خیال رکھیں، غریبوں اور محتاجوں کی مدد کریں۔"

چچا میاں اسی تعلیم کے لیے اپنے بچوں کو بہت سے سکولوں میں لے گئے۔ لیکن چچا میاں کو کوئی سکول اچھا نہ لگا۔ انھوں نے دیکھا کہ آج کل کے سکولوں میں جو لڑکے پڑھتے ہیں وہ اچھا بننے کے بجائے برے بنتے جا رہے ہیں۔ انھوں نے دیکھا کہ آج کل کے لڑکوں کے دلوں میں اللہ کا ڈر نہیں، تو بھائی آپ جانیں کہ جس کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں، اس کا دل نیکی کا گھر نہیں۔ آج کل کے سکولی لڑکے پیارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں کے بدلے ایسے لوگوں کی باتوں پر عمل کرتے ہیں جن سے جھگڑا اور فساد پیدا ہوتا ہے۔ آج کل کے سکولوں کے لڑکوں کو ہنسی ٹھٹھا تو آتا ہے لیکن دھیان دے کر وہ کسی بات کو نہیں سنتے۔ اول نمبر کے جھوٹے، آپس میں لڑنے اور جھگڑنے والے، نہ بڑوں کا ادب، نہ چھوٹوں کا خیال اور نہ غریبوں کی مدد۔ ہر لڑکا بس اپنا مطلبی ہے۔ آپ جانتے ہیں جو اپنا مطلبی ہوتا ہے وہ کیسا نالائق ہوتا ہے۔ اللہ کا غضب سکول کے ماسٹروں کی ویسے ہی مثل مشہور ہے۔ ''جیسا سانچہ ویسا ڈھانچہ۔'' ایسے سکولوں میں لڑکے پڑھ کر شیطان ہی تو بنیں گے، بس چچا میاں یہ سب دیکھ کر آج کل کے سکولوں سے نفرت کرنے لگے۔

تو پھر چچا میاں نے اللہ کا نام لے کر دل میں ٹھان لیا کہ بچوں کو خود ہی پڑھائیں گے۔ اپنے دوستوں سے بھی کہ سنا۔ دس بیس آدمی تیار ہو گئے۔ چچا میاں نے چھوٹے بڑے چوبیس لڑکے اپنے ساتھ لیے اور بستی سے دور ایک درخت کے نیچے چھپر کا ایک سکول بنایا اور اسی میں لڑکوں کو پڑھانے لگے۔ بچوں کو پڑھاتے بھی اور اچھی باتوں پر عمل کرنا بھی سکھاتے۔ سب وہیں رہتے اور وہیں کھاتے۔ چچا میاں پڑھانے لکھانے میں نہ تو ڈانٹتے نہ پیٹتے۔ وہ خود اچھی باتیں کرتے تو بچے بھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ان کو دیکھ کر ویسا ہی کرتے۔کبھی ایسا ہوتا کہ دوسرے لوگ آتے تو ایک دو بچے ان کی دیکھا دیکھی کچھ بری باتیں کرنے لگتے۔ یہ دیکھ کر چچا میاں نے سب سے کہہ دیا کہ یہاں کوئی نہ آیا کرے۔اب وہ تھے (چچا میاں) اور بچے۔

آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ چچا میاں کو پوری کامیابی ہوئی۔ یہاں بچے چودہ سال کی عمر تک دین کی تمام باتیں اچھی طرح سیکھ جاتے۔ ایسے بچوں کو چچا میاں دو برس اور رکھتے اور چھوٹے بچوں کو ان سے پڑھواتے جب وہ لڑکے ۱۶ برس کے ہو جاتے تو انھیں گھر بھیجتے۔

بچے اس سکول سے دین کی باتیں سیکھ کر اپنے گھر جاتے، وہ اپنے گھر اور محلے میں سب کو دین پر چلانے کی کوشش کرتے۔ نیکیاں کرتے اور برائیاں مٹانے کی کوشش کرتے۔ یہ دیکھ کر لوگ بہت خوش ہوتے۔تو بس آپ یوں سمجھیں کہ تھوڑے ہی دنوں میں چاروں طرف اس سکول کا چرچا ہونے لگا اور دور دور سے لوگ اپنے بچوں کو بھیجنے لگے۔ اس کے بعد اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ چچا میاں نے یہیں ہم کو کاشتکاری، دست کاری اور دوسرے کام کرنا سکھائے۔ اس سے سکول کی بڑی ترقی ہوئی۔لڑکے اور زیادہ کام کے بننے لگے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس طرح جب تک اللہ نے چاہا کام ہوتا رہا، پھر چچا میاں کا انتقال ہو گیا۔ (اللہ کی رحمت ہو ان پر) انھوں نے وصیت کی، یعنی مرنے سے کچھ دیر پہلے فرمایا کہ اب یہ سکول ہمارے بڑے لڑکے ہی چلائیں۔

چچا میاں کی وصیت کے مطابق بڑے لڑکوں نے کام کو سنبھالا۔ اس سکول سے نکل کر جو لڑکے اپنے گھر گئے۔ انھوں نے دین پھیلانے میں رات دن محنت کی۔ اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ کچھ ایسے نیک لوگ مل گئے، جنھوں نے طفلستان بنانے کی بات سوچی اور ایک چھوٹا سا طفلستان جس میں آپ اس وقت موجود ہیں۔ بن گیا۔ اب یہاں سارے کام لڑکے ہی کرتے ہیں۔

طفلستان کا حال سن کر میں بہت خوش ہوا تو میں نے کہا: ''بھائی! ذرا مجھے طفلستان کی سیر کراؤ۔'' میرے دوست نے کہا: ''چلیے''

طفلستان کی سیر

تھوڑی دور چل کر اس نے اشارہ کیا اور کہا: ''وہ دیکھو، ہمارے کھیت ہیں۔ یہاں ہم کھیتی کا کام سیکھتے اور کرتے ہیں۔ چھوٹے بچے چھوٹے کام اور بڑے بچے بڑے کام کرتے ہیں۔ ہم سب مل جل کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کام کرتے ہیں۔ مل جل کر کام کرنے سے اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمارے کھیتوں میں غلہ خوب پیدا ہوتا ہے۔ ہم اس کا عشر نکالتے ہیں۔ عشر کا مطلب آپ سمجھے، عشر کے معنی ہیں، دسواں حصہ، یعنی اگر ہمارے ہاں دس ہزار من غلہ پیدا ہوتا ہے تو ہم ایک ہزار من ''عشر'' دیتے ہیں۔ یہ عشر ہم اپنے ان ساتھیوں کے پاس بھیج دیتے ہیں جو یہاں سے پڑھ کر اپنے گھر چلے گئے ہیں، وہاں وہ غریبوں، محتاجوں اور یتیموں کو دے دیتے ہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عشر اور زکوٰۃ ایسے ہی لوگوں کے لیے نکالنے کا حکم دیا ہے۔ اور کھیت جوتنے کے لیے یہ مشینیں کہاں سے آتی ہیں؟ میں نے بیچ میں سوال کیا۔ میرے دوست نے کہا: بتاتا ہوں۔ وہ دیکھیے سامنے جو عمارت ہے نا، یہ ہمارا ''دارالصناعۃ'' ہے۔ ''دارالصناعۃ'' آپ سمجھے، یعنی کاری گری سکھانے کا گھر، یہاں بڑے بچے چھوٹے بچوں کو ضروری ہنر سکھاتے ہیں، لکڑی کا کام، لوہے کا کام اور ایسے ہی سب کام یہاں ہوتے ہیں۔ یہاں چھوٹی موٹی مشینیں بھی بناتے ہیں اور ہر چیز یہیں کی بنی ہوئی کام میں لاتے ہیں۔ ہمیں بہت کم سامان باہر سے منگوانا پڑتا ہے، وقت نہیں ورنہ میں آپ کو دارالصناعۃ میں لے چلتا اور ایک ایک چیز دکھاتا۔ اللہ نے چاہا تو آپ بھی اس میں کوئی کام سیکھیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گے۔ اب آیئے، ہمارا بازار نزدیک آ گیا ہے۔ چلیے اسے دیکھیے یہ دیکھیے ہمارا بازار ہے۔ ہم ہی دکاندار، ہم ہی خریدار، ہم ہی مزدور، ہم ہی ساہوکار، بس سب لڑکے ہی لڑکے۔"

"مگر یہ سب اپنی دکانیں اور اپنا سامان کھلا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟" میں نے ایک طرف لڑکوں کو جاتے دیکھ کر اپنے دوست سے پوچھا۔ وہ ہنسا اور بولا: "ظہر کی اذان ہو گئی ہے۔ یہ بچے نماز کے لیے جا رہے ہیں۔ اور کھلے سامان کو جو آپ پوچھ رہے ہیں تو یہاں کوئی کسی کی چیز نہیں چھوتا اور کیوں چھوئے۔ اول تو اللہ کے فضل سے سب کھاتے پیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ سب کو اللہ کا ڈر ہے، ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی اور نہیں دیکھتا تو ہمارا رب تو دیکھتا ہے۔ آخرت کے دن چوری کا کھایا پیا سب اُگلوا لیا جائے گا۔ پھر بھائی یہ بھی تو سوچیے کہ اللہ نے ہر بندے کا رزق مقرر کر دیا ہے۔ اس سے کم اور زیادہ کسی کو مل نہیں سکتا۔ اب یہ بندے کی مرضی ہے کہ حلال روزی کمائے یا حرام۔ آپ نے جناب علی کرم اللہ وجہہٗ کا وہ قصہ سنا ہو گا کہ ایک بار آپ کہیں جا رہے تھے۔ گھوڑے سے اترے، عرب ایک ریتیلا ملک ہے وہاں پیڑوں کا دور دور تک ذکر نہیں۔ سوچنے لگے کہ گھوڑا کہاں باندھیں۔ اتنے میں ایک آدمی دکھائی دیا۔ اس سے کہا: "بھائی! میرا گھوڑا پکڑ لو،

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذرا میں نماز پڑھ لوں۔ اس کے بدلے میں تم کو دو درہم دوں گا۔"

اس آدمی نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول ہو گئے۔ اب اس آدمی کو دیکھیے۔ وہ تھا چور، اس نے فوراً گھوڑے کی لگام اتار لی۔ اور یہ جا وہ جا غائب ہو گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو دیکھا کہ گھوڑا کھڑا ہے، مگر لگام اور وہ آدمی نہیں۔ بڑے پریشان ہوئے گھر آئے ایک آدمی کو لگام خریدنے کے لیے بازار بھیجا۔ آدمی بازار جا کر لگام خرید لایا۔ جناب علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہ تو وہی لگام ہے۔ پوچھا کتنے میں لائے۔ آدمی نے بتایا دو درہم میں۔" سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر افسوس کرنے لگے۔ اس آدمی نے پوچھا: "کیا ہوا؟" تو آپ نے سارا قصہ بتا کر کہا کہ دو درہم پر وہ میرا گھوڑا پکڑے تھا۔ اس کی قسمت میں دو ہی درہم تھے۔ مگر اس نے حلال طریقے سے نہیں حرام طریقے سے حاصل کیے۔"

اس کے بعد وہ مجھے لے کر مسجد میں گیا۔ ہم نے جماعت سے نماز پڑھی۔ نماز پڑھ کر ہم دونوں مسجد سے نکلے۔ بازار میں سے میرے دوست نے کچھ سودا خریدا اور اس کے بعد دوسری طرف لے چلا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیا مدرسہ

میرا دوست مجھے دوسری طرف لے چلا تو میں نے اس سے کہا:

"بھائی! آپ نے سب کچھ تو دکھا دیا، مگر اپنا سکول نہیں دکھایا۔

میرے اس سوال پر وہ مسکرایا اور بولا کہ اب میں آپ کو وہیں لے جا رہا ہوں، اللہ نے چاہا تو ہم آپ عصر سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے۔"

"کتنی دور ہے آپ کا سکول؟" میں نے پوچھا۔

"کوئی خاص دور نہیں، بس وہ جو میدان ہے نا۔ ادھر ملاحظہ فرمایئے۔ ہاں، یہ ہماری پولیس چوکی ہے۔ داروغہ اور سپاہی سب ہم ہی بچے ہیں۔ اسی سے ملا ہوا سکول ہے:"

دیکھیے وہ کیا ہمارے سامنے سکول ہے
نیک لوگوں میں بہت مشہور ہے مقبول ہے
ننھی منی ایک پھلواری ہے اس کے سامنے
بیل بوٹے، پھول پودے بھی رنگا رنگ کے
دیکھیے وہ دائیں جانب کھیل کا میدان ہے
اور کھیلوں کے لیے ہر طرح کا سامان ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے تو، وہ لگا ہے جال والی بال کا
وہ کبڈی کا ہے میداں اور وہ فٹ بال کا
جانتے ہیں آپ لڑکے ہی یہاں استاد ہیں
ماں باپ کی طرح ہم پر مہرباں استاد ہیں
جو پڑھاتے ہیں، پڑھاتے ہیں بڑے ہی پیار سے
بھول جاؤ تو بتاتے ہیں بڑے پیار سے
دین کی تعلیم دی جاتی ہے اس سکول میں
تربیت بھی خوب کی جاتی ہے اس سکول میں
اے میرے بھائی اسی سکول میں پڑھتا ہوں میں
بیس لڑکے آٹھویں درجے کے میرے ساتھ ہیں
دیکھیے تو وہ بنی ہے ایک مسجد بھی یہاں
اس میں ہم سب جمع ہو جاتے ہیں سنتے ہی اذاں
پنج وقتہ با جماعت روز ہوتی ہے نماز
گندگی ساری ہمارے دل کی دھوتی ہے نماز

طفلستان کا دوست اس طرح شاعری میں اپنے سکول کے بارے میں بتا رہا تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا۔ تعجب یہ ہوا کہ چودہ برس کے لڑکے میں اتنی لیاقت کب ہوتی ہے کہ اس طرح فرفر شعر بناتا اور سناتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ میں نے اس سے پوچھا: ''کیا آپ شاعر ہیں؟''

اس نے کہا: ''نہیں ، میں شاعر تو نہیں ہوں، مگر اس وقت آپ کے آنے کی خوشی میں میرا دل بڑا مگن ہے کچھ گن گنانے کو جی چاہا۔ میں نے سوچا۔ لاؤ اسی طرح جی بہلاؤں ۔ بس اتنی سی بات تھی ۔ زبان سے شعر نکلنے لگے۔ اچھا اب آیئے سکول میں چلیں آج چھوٹے بچوں کا اجتماع ہو رہا ہوگا۔ وہ بھی چل کر دیکھیں۔''

میں نے کہا:

''ضرور چلیے ۔ میں بھی دیکھوں گا۔ چھوٹے بچے اجتماع کس طرح کرتے ہیں۔'' یہ کہہ کر ہم دونوں سکول کی طرف چل دیے۔ دو قدم پر تو تھا ہی، تھوڑی سی دیر میں پہنچ گئے۔ دیکھا تو ایک چھوٹا بچہ سورۂ فاتحہ کی قرأت کر رہا تھا۔ باقی تمام بچے سلیقے اور ادب سے بیٹھے تھے۔ میرا دوست بھی مجھے ایک طرف لے کر بیٹھ گیا۔ قرأت کرنے کے بعد اس بچے نے ترجمہ بھی سنایا۔ اس چھوٹے بچے سے قرأت اور ترجمہ سن کر مجھے تعجب بھی ہوا اور خوشی بھی۔ اس کے بعد ایک اور لڑکا کھڑا ہوا۔ میرے دوست نے بتایا کہ یہ لڑکا اجتماع کا صدر ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ اس نے کاغذ میں دیکھ کر کہا:

''بھائیو! اب آپ کے سامنے احمد میاں حمد پڑھیں گے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر ایک طرف سے ایک چھوٹا سا بچہ مسکراتا ہوا اٹھا، صدر کے پاس کھڑے ہو کر حمد پڑھنے لگا اس کی حمد کے سب شعر اچھے تھے۔ لیکن ایک شعر تو ایسا تھا کہ مجھے یاد بھی ہو گیا۔

کسی سے کبھی وہ ڈرتا نہیں ہے!
جو بندہ ہے اللہ سے ڈرنے والا

حمد کے بعد حامد میاں نے نعت پڑھی۔ انھوں نے بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں خوب خوب شعر پڑھے۔ ان کی نعت کا یہ شعر میں کبھی نہ بھولوں گا،

خیال محمد سے ہے دل میں رونق
اندھیرے میں پھیلا ہے کیسا اجالا

نعت کے بعد کسی بچے نے تقریر کی، کسی نے کوئی کہانی سنائی، کسی نے مضمون پڑھا۔ کسی نے چٹکلہ کہہ سنایا۔ جب یہ سب ہو چکا تو امیر محفل نے بتایا کہ سب کی نظموں اور تقریروں میں کیا کمی رہ گئی اور ان میں کیا اچھی بات تھی۔ صدر کی عمر نو دس برس سے زیادہ نہیں تھی۔ اس نے بڑے اطمینان سے ہر مضمون پر تنقید کی تو میں حیران رہ گیا او دل میں کہا کہ کتنا اچھا ہے یہ سکول اور کتنی اچھی ہے یہاں کی پڑھائی۔ میں دل ہی دل میں یہ کہہ رہا تھا کہ صدر نے یہ شعر پڑھا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہماری دعا ہے یہی اپنے رب سے
ہو دنیا میں پھر دین کا بول بالا!

یہ شعر پڑھ کر صدر بیٹھ گیا۔ پھر سب نے مل کر دعا مانگی، دعا کے بعد اجتماع ختم ہو گیا۔ لیکن کوئی لڑکا گیا نہیں۔ ہر کوئی مجھے دیکھ رہا تھا اور خوشی سے مسکرا رہا تھا۔ میرے ساتھی نے ایک ایک کر کے سب بچوں سے مجھے ملایا۔ جان پہچان کرائی۔ وہ سب بچے مجھے بھائی بھائی کہہ کر بات کر رہے تھے۔ میں ان کی محبت بھری باتوں سے بہت خوش ہوا۔ اور پہلے ہی دن میرا جی لگ گیا۔ اتنے میں عصر کی اذان ہوئی تو ہم سب نے سکول کی مسجد میں نماز پڑھی، پھر مجھے اپنے ساتھ ہی لے آیا۔ کمرے میں ہمارے ساتھ بارہ لڑکے رہتے تھے، وہاں مجھے لیٹنے بیٹھنے اور پہننے کے لیے کپڑے وغیرہ ملے۔ میں نے پوچھا: اس سب سامان کا مہینے میں کیا دیا جاتا ہے؟ میں تو اس کی رقم دے بھی نہ سکوں گا۔ میرے والد کو کیا خبر کہ میں یہاں ہوں۔"

میرے اس سوال کے جواب میں میرے ساتھی نے کہا: "آپ اس بات کی فکر نہ کریں۔ اللہ کے فضل سے سب کچھ ہو جائے گا۔" میں اپنے ساتھی کی یہ محبت بھری بات سن کر خاموش ہو گیا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعلیم وتربیت

طفلستان کے سکول میں رہتے ہوئے مجھے کئی مہینے ہو گئے لیکن میں نے وہاں کوئی لڑائی جھگڑا ہوتے نہیں دیکھا۔ کسی کو اس کے لیے فرصت ہی نہیں تھی۔ سب دن بھر اپنے اپنے کام میں لگے رہتے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ لڑائی جھگڑا ہوتا ہے بے کار رہنے سے۔ سکول کا حال یہ تھا کہ سورج نکلنے سے سوا گھنٹے پہلے ہم سب سو کر اٹھتے، جو نہ اٹھتا، اسے اٹھایا جاتا، اور نیا نیا آنے والا لڑکا کچھ ہی دنوں میں خود سویرے اٹھنے لگتا تھا۔ اٹھ کر ہر لڑکا پہلے اپنا بستر تہہ کرتا، حاجت سے فارغ ہو کر ہاتھ منہ دھوتا، وضو کرتا، ہم سب وضو ہی کرتے ہوتے کہ فجر کی اذان سنائی دیتی۔ وضو کر کے ہم سب مسجد جاتے، سنتیں پڑھ کر جماعت کے ساتھ فرض ادا کرتے فرض کے بعد دس منٹ امام صاحب دین کے کچھ مسئلے بتاتے، مثلاً: یہ بات مجھے وہیں معلوم ہوئی کہ مسجد میں دوڑ کر مت آئیں۔ شرافت کے ساتھ آؤ۔ اگر کوئی رکعت چھوٹ جائے تو آخر میں پڑھ لو۔ یہ مسئلہ معلوم ہونے سے پہلے میں جماعت کھڑی دیکھ کر دوڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑتا تھا اور خاص طور پر امام کو رکوع میں دیکھ کر بے تحاشا دوڑا کرتا تھا۔ اس دن کے بعد سے میں نے یہ حرکت چھوڑ دی۔ نماز پڑھ کر ہم سب مسجد سے واپس آتے ہی پندرہ منٹ قرآن پاک کی تلاوت کرتے، تلاوت کر کے کھیلنے جاتے۔ فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال، کرکٹ، کبڈی، اونچی کود اور لمبی دوڑ وغیرہ کھیلوں میں سے جس کھیل کا دن ہوتا، وہ کھیل کھیلتے۔ ہر کھیل کا ایک کیپٹن ہوتا، وہاں کے کھیلوں میں میں نے ایک خاص بات دیکھی۔ چاہے ایک ٹیم ہار کیوں نہ جائے، مگر کھیل جیتنے کے لیے کوئی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ لڑکوں نے مجھے بتایا کہ ان کھیلوں کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ ہار جیت کے موقع پر بھی ہم اللہ کو نہیں بھولتے، ورنہ دوڑ بھاگ تو اکیلے بھی ہو سکتی ہے۔ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔

ایک گھنٹہ کھیلنے کے بعد اپنے کمرے میں واپس آتے تو ناشتہ کرتے، ناشتہ کر کے سکول کا کام لے کر بیٹھ جاتے، تقریباً ایک گھنٹہ ہوم ورک کرتے، پھر سکول کی گھنٹی بجتی، گھنٹی کی آواز سن کر ہم سکول جاتے۔ دوپہر تک پڑھتے، دوپہر کے کھانے اور ظہر کی نماز کے لیے ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا۔ جس میں ہم کھانا کھاتے اور کھانا کھلانے والے کھانا کھانے کے اسلامی آداب بھی بتاتے جاتے۔ میرا وہی دوست جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب کئی ہفتوں سے ''بھائی جان'' ماسٹر ہو گیا تھا۔ ایک دن اس نے مسکرا کر ایسا شعر پڑھا کہ مجھے یاد ہو گیا۔ ابھی ہم نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ اس نے شعر پڑھا:

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا
بھولے بھیا بھول نہ جانا

اسی طرح بسم اللہ پڑھنا، اپنے سامنے سے چیز لے کر کھانا، نوالہ خوب چبا کر کھانا، اسی طرح کی باتیں کھانا کھلانے والے بتاتے رہتے۔

ظہر کی نماز کے بعد پھر سکول میں چلے جاتے۔ عصر سے پندرہ منٹ پہلے چھٹی ہوتی۔ ہم عصر کی نماز پڑھتے، پھر تفریح کو نکل جاتے اور ایک نہ ایک ''بھائی جان'' ہمارے ساتھ ہوتے۔ بھائی جان تفریح میں قدرتی چیزوں کی طرف اشارہ کرتے۔ وہ ان سب چیزوں کو اللہ کی نشانی کہتے تھے۔ ایک دن تفریح میں بھائی جان نے ایسی بات بتائی کہ اس دن سے مجھ میں ہر چیز کو دیکھنے اور غور کرنے کی عادت پڑ گئی۔ ہم سب ایک تالاب کے کنارے مچھلیوں کے بچوں کے تیرنے کا تماشا دیکھ رہے تھے کہ بھائی جان نے کہا: ''مچھلی کے جائے کن ترائے؟''

ہم سب نے سنا، لیکن اس کا مطلب کوئی نہ سمجھا۔ بھائی جان نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بتایا کہ یہ ایک کہاوت ہے کہ مچھلی کے بچوں کو تیرنا کون سیکھاتا ہے؟ پھر بھائی جان نے ہم سب سے سوال کیا

”اچھا بتاؤ، ان ننھے بچوں کو تیرنا کون سکھاتا ہے؟“

اس کا جواب کسی نے کچھ کسی نے کچھ دیا لیکن میں نے کہا: ”بچے خود بخود تیرنا سیکھ جاتے ہیں۔“ اس پر حامد بولا: ”واہ جناب! خود بخود بھی کچھ ہوتا ہے۔“ نہ کوئی چیز خود بخود بن سکتی ہے۔ نہ کچھ خود بہ خود ہو سکتا ہے۔“

میں نے سوچا تو حامد کی بات ٹھیک تھی تو پھر میں نے کہا: ”ان بچوں کی ماں ان کو تیرنا سکھاتی ہے۔“

میرے اس جواب پر بڑا مزہ آیا۔ شوکت نے کہا، اور مچھلی کو کون سکھاتا ہے؟“

میں نے کہا: ”اس کی ماں۔“

اب سلیم بولا: ”اور اس کی ماں کو کون سکھاتا ہے؟“

میں نے کہا: ”اس کی ماں۔“

اب کے بعد دو تین لڑکوں نے ایک ساتھ پوچھا: اور اس کی ماں کو؟“

میں نے سوچا، اگر اسی طرح سوالات ہوتے رہے اور میں اس

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی ماں کہتا رہا تو بات ہنسی میں پڑ جائے گی۔ میں نے بھائی جان کی طرف دیکھا۔ وہ خاموش کھڑے مسکرا رہے تھے۔ میرے دیکھتے ہی بولے:

"ہاں، بھائی جواب دو۔"

میں نے کہا: "کیا میں ہی سارے جوابوں کا ٹھیکیدار ہوں" اس پر زوردار قہقہہ لگا۔ پھر بھائی جان نے عقیل سے کہا:

"آپ بتایئے عقیل میاں!"

عقیل نے کہا، مچھلی ان بچوں کو تیرنا کیا سکھائے گی وہ تو بس انڈے دے کر چل دیتی ہے، پھر ان انڈوں سے بچے دھوپ کی گرمی پا کر نکلتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ جس نے مچھلیوں کو پیدا کیا جس نے دھوپ اور سورج کو بنایا، اسی نے ان بچوں کو تیرنا بھی سکھایا۔"

عقیل کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ میں نے جھٹ سے کہا:

"ٹھیک، بالکل ٹھیک" اللہ نے ان بچوں کو تیرنا سکھایا۔

بھائی جان میری اس بات پر بہت خوش ہوئے اور انھوں نے مجھے شاباشی دی۔

بھائی جان تفریح میں ایسے سوال کر دیا کرتے اور ہم سب ذہن لڑاتے، جو بات کسی سے ٹھیک طریقے سے حل نہ ہوتی، اسے بھائی جان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمجھاتے۔ مجھ کو سب سے زیادہ فائدہ تفریح سے ہوا اور اب میں قرآن کا ترجمہ پڑھتا ہوں تو ان آیتوں کو اچھی طرح سمجھ لیتا ہوں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ آسمان، یہ زمین، یہ ہوا اور یہ پانی وغیرہ سب اللہ کی آیات، یعنی نشانیاں ہیں۔ میں سمجھ جاتا ہوں کہ ان سب کا بنانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"

تفریح کر کے مغرب سے پہلے ہم واپس آ جاتے اور پھر نماز پڑھ کر کھانا کھاتے، دس پانچ منٹ ٹہلتے، پھر دارالمطالعہ میں اخبار اور رسالے وغیرہ پڑھنے چلے جاتے، عشاء کی اذان تک وہاں رہتے، پھر عشاء کی نماز پڑھ کر ایک گھنٹہ سکول کا دیا ہوا سبق دہراتے اور پھر سو جاتے۔

اب ہمیں کوئی بتائے، ہمارے پاس وہاں کسی بات میں جھگڑا کرنے کا موقع ہی کب تھا۔ پھر بھی کوئی نیا لڑکا شرارت کرتا تو دوسرے لڑکے اس کی شرارت میں حصہ ہی نہ لیتے۔ وہ جھک مار کر خود چپ ہو جاتا۔ بھائی سچی بات تو یہ ہے کہ اس طرح میری بھی بری باتیں وہاں دور ہو گئیں۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی حکومت

اس طرح میں نے اس سکول میں چھ مہینے گزارے۔ ایک دن بڑے بھائی جان (ہیڈ ماسٹر صاحب) نے سکول کے تمام بچوں کو بڑے ہال میں بلایا اور اعلان کیا کہ بچوں کی حکومت کے امیر جناب صدیق احمد صاحب طفلستان میں رہنے کی مدت ختم کر کے اپنے وطن جا رہے ہیں۔ انھوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ جانے سے پہلے کسی کو بچوں کی حکومت کو امیر بناتے جائیں۔ امیر کے انتخاب کے لیے ۱۴ شعبان مقرر ہوئی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس تاریخ کو امیر چن لیں گے۔ پھر ۱۵ شعبان کو ہمارا سالانہ اجتماع ہوگا۔ اسی اجتماع میں بچوں کی حکومت کے موجودہ امیر جناب صدیق صاحب ہونے والے نئے امیر کا اعلان کریں اور اسی اجتماع میں ہم صدیق احمد صاحب کو الوداع کہیں گے، یعنی رخصت کریں گے۔

طفلستان میں رہتے ہوئے میں نے کئی بار بچوں کی حکومت کے بارے میں سنا۔ کلاس میں بھی ذکر آیا، لیکن ابھی مجھے اس سے کوئی دلچسپی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اب جو امیر چننے کا ذکر آیا تو پہلے تو جی میں آیا کہ خود ہو جاتا تو کیا اچھا ہوتا۔" پھر میں دل ہی دل میں مسکرایا اور اپنے اس خیال کو "ہش" کہہ کر سوچنے لگا کہ میاں سعید تم کس کھیت کی مولی ہو۔ طفلستان کے لڑکوں کے مقابلے میں تم کو کون پوچھے گا اور کون ووٹ دے گا؟

اپنی طرف سے ناامید ہو کر میں نے سوچا کہ اگر خود نہیں تو کوئی اپنا جگری دوست ہی ہونا چاہیے۔ اپنے جگری دوست ہونے سے کچھ اپنا دباؤ رہے گا۔ یہ سوچ کر میں نے اپنے دوستوں پر نظر ڈالی تو "فاروق" پر جا رکی۔ یہ فاروق وہی میرا دوست تھا جو طفلستان میں مجھے لایا تھا۔ اب وہ سکول میں بھائی جان تھا۔ اس لیے میرا خیال ہوا کہ وہ امیر کے الیکشن میں کھڑا ہو تو ضرور کامیاب ہو گا۔

یہ سوچ کر میں نے شام کو اس سے کہا: "فاروق بھائی! آپ امیر کے چناؤ میں ضرور کھڑے ہوں۔ فاروق میری یہ بات سن کر بہت ہنسا۔ میں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا:"

"تم اپنے ہاں کے غیر اسلامی الیکشنوں کی طرح سوچتے ہو۔ اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جو امیر کے چناؤ کے لیے اپنے کو پیش کرے، اسے تو امیر بنایا ہی نہیں جاتا، پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امیر کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑی ذمے داری ہے اور میں اپنے میں اتنی طاقت نہیں پاتا۔ بھائی! اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی پوچھ گچھ ہوگی۔"

"پھر یہاں چناؤ کیسے ہوتا ہے؟" میں نے فاروق بھائی کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا: تو بتایا کہ "لڑکا اپنے خیال سے سب سے زیادہ نیک لڑکے کا نام لکھ کر بچوں کی حکومت کے امیر کے پاس بھیج دیتا ہے۔ یعنی اب ہم صدیق صاحب کے پاس بھیجیں گے۔ صدیق صاحب دیکھیں گے کہ کس لڑکے کے لیے سب سے زیادہ رائیں آئیں۔ بس اسی کے لیے وہ ۱۵ شعبان کو امیر ہونے کا اعلان کریں گے۔ بھرے مجمع میں اس سے اقرار لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر طفلستان کا ہر کام دین کے مطابق کریں گے۔"

فاروق بھائی یہ سب کہہ گئے۔ میں کچھ سمجھا، کچھ نہ سمجھا، لیکن کیا یہ کہ جب بڑے بھائی جان نے مجھ سے نام مانگا تو میں نے ایک پرچے پر فاروق بھائی کا نام لکھ کر لفافے میں بند کیا اور بڑے بھائی جان کو دے آیا اور بڑی بے چینی سے ۱۵ شعبان کا انتظار کرنے لگا۔

اللہ اللہ کر کے ۱۵ تاریخ آئی۔ طفلستان کا سالانہ اجتماع ہوا۔ اب اس اجتماع کے بندوبست اور انتظام کا ذکر میں نہیں کرتا۔ مختصر طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سادہ طور سے فرش بچھا دیا گیا اور اسی پر سب بیٹھ گئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ انتظار تھا کہ دیکھیے کون امیر ہوتا ہے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد صدیق صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے بتایا کہ میرے بعد فاروق صاحب طفلستان کے امیر ہوں گے۔ ان کو سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں تمام بچوں کے دل خوش ہو گئے اور سب سے زیادہ مجھے خوشی ہوئی لیکن میں نے دیکھا کہ فاروق بھائی رو رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ واہ! پورے طفلستان کے امیر ہو گئے اور رو رہے ہیں جناب!

میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ صدیق صاحب نے فاروق بھائی کو پاس بلایا اور سب کے سامنے اقرار لینے لگے کہ طفلستان کی حکومت دین کے مطابق چلائیں گے۔"

اقرار کرتے وقت فاروق بھائی کانپ رہے تھے، اگر صدیق صاحب انھیں تھام نہ لیتے تو وہ گر پڑتے۔ اقرار کر لینے کے بعد فاروق بھائی نے تقریر کی اور کہا:

"بھائیو! سب تعریف اللہ کے لیے اور درود سلام ہوں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔"

آپ سب جانتے ہیں کہ طفلستان میں جو امیر بنایا جاتا ہے وہ من مانے کام نہیں کر سکتا۔ وہ قرآن پاک و حدیث سے جو ٹھیک حکم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پائے گا اسی کے مطابق کام چلائے گا۔

دوستو! آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ کام وہ کوئی اکیلا نہیں کر سکتا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ ہر آدمی کے پیچھے شیطان لگا ہے۔ میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اس حالت میں آپ میری مدد فرمائیں، تاکہ میں اس دنیا میں شیطان کے دھوکے میں نہ آؤں۔ اور قیامت کے دن اللہ کے سامنے حساب دیتے ہوئے مجھ کو آسانی ہو۔

اس طرح تقریر کر کے فاروق بھائی بیٹھ گئے اور تقریر سن کر میرے ہوش اڑ گئے میں کیا سمجھا تھا اور کیا کیا باتیں دل میں لیے بیٹھا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں توبہ کی اور فاروق بھائی کے لیے دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگا۔

دعا کے بعد اجتماع ختم ہوا اور ہم سب نے صدیق صاحب کو جمعہ ۱۵ شعبان کو الوداع کہا۔

فاروق بھائی کے امیر ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ پانچوں وقت کی فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ وہ تہجد کی نماز بھی پڑھنے لگے۔ قرآن وحدیث اور چاروں خلیفہ سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے زمانے کی تاریخ کا مطالعہ زیادہ تر کرنے لگے۔ اب وہ دن بھر طفلستان کی دیکھ بھال کرتے ہی نظر آتے۔ انھوں نے اپنی مدد کے لیے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ ساتھیوں کو بلا لیا تھا۔ وہ ہر بات میں اپنے ان ساتھیوں سے صلاح مشورہ ضرور کرتے۔

ایک رات کو عشاء کے بعد ہم سونے کے لیے تیار ہو رہے تھے کہ شوکت نے آ کر خبر دی کہ بچوں کی حکومت کے امیر جناب فاروق صاحب بے تحاشا ایک طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ میں نے شوکت سے پوچھا: ''خیریت تو ہے؟'' شوکت نے بتایا کہ حمید صاحب جو کاشتکاری کے کام کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ان کے دو بیل گم ہو گئے ہیں۔ فاروق صاحب بیلوں کو تلاش کرنے گئے ہیں اور زبان سے کہتے جا رہے ہیں: ''اے اللہ میری مدد فرما۔''

شوکت سے یہ سنا تو میں نے بستر چھوڑا اور فوراً فاروق بھائی کی مدد کے لیے کمرے سے نکلا اور بڑے بھائی جان کی اجازت کے بغیر ہی باہر نکل گیا۔ باہر اندھیرا تھا۔ میں اندھیرے میں ایک طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک کسی جانور سے ٹکرا گیا۔ سنبھل کر رکا دیکھا تو وہ دونوں بیل کھڑے ہیں میں سمجھ گیا ہو نہ ہو یہ وہی بیل ہیں۔ جن کی تلاش میں فاروق بھائی گئے ہیں۔ میں خوش ہو گیا۔ لپک کر بیلوں کی ناتھ پکڑ لی اور زور زور سے پکارنے لگا۔ ''فاروق بھائی!'' جلدی آیئے فاروق بھائی! فاروق بھائی! میں پوری قوت سے چیخ رہا تھا۔ اسی حالت میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے مجھے پکڑ لیا اور کہہ رہا ہے:

"ارے سعید! کیا ہے؟ کسے پکار رہے ہو؟ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ پکڑنے والے نے مجھے زور سے ہلایا۔"

اب جو میں نے غور سے دیکھا تو نہ بیل تھے نہ طفلستان، میں اپنے گھر چارپائی پر لیٹا تھا اور امی جان مجھے ہلا ہلا کر جگا رہی تھیں— امی جان کو دیکھا تو میں ہکا بکا رہ گیا۔

"ارے تم امی!" پھر میں چپ ہو گیا تو میری نظروں کے سامنے ابھی تک طفلستان کا نقشہ تھا۔ بعد میں امی جان کے پوچھنے پر میں نے اپنا سارا خواب سنایا۔ امی جان نے خواب سنا تو دعا دی کہ اللہ کرے میرے بیٹے نے جو خواب دیکھا ہے۔ وہ سچ ہو کر رہے۔

(آمین)

***

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
99-جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"